REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۳۳ — شمارہ ۲۳ و ۲۴

لقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

۲۱/۲۸ رمضان ۱۴۰۴ھ | ۲۱/۲۸ احسان ۱۳۶۳ ہش | ۲۱/۲۸ جون ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ احسان (جون) - آمدہ اطلاعات کے مطابق سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کے فضل اور رحم کے طفیل لندن میں بخیریت ہیں اور جماعتی دینی کاموں میں مصروف ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ایک اطلاع یہ بھی تھی کہ آپ نے نائیجیریا تشریف لے جانا تھا۔ لیکن تاحال اس سلسلہ میں لندن مشن کی طرف سے ہمیں کوئی معیّن اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۴ احسان (جون) - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۲۶/۴ کو ربوہ سے قادیان آنے والے غیرملکی طلباء کی زبانی موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "آپ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" — الحمد للہ۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے روزے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے

روزہ کے عجائبات میں سے بڑے لطیف مکاشفات ہیں جو تجربہ میں آئے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"...... ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اُس نے یہ ذکر کر کے کہ "کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے" اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہلِ بیتِ رسالت کو بجا لاؤں۔ سو میں نے کچھ مدت تک التزامِ صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا۔ اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں، بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں۔ سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام رات دن میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلتِ غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس اُمت میں گذر چکے ہیں اُن سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اس طرح کئی مقدس لوگوں کی ملاقاتیں ہوئیں جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوارِ روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستاں طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے جن میں سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵ — ۲۰۱)

صبر و صلوٰۃ

جو راہِ عشق میں پروائے ننگ و نام کرتے ہیں
وہ ہر منزل پہ اپنے آپ کو ناکام کرتے ہیں
نہ کر زاہد ہمیں آگاہ انجامِ محبت سے
تو اپنا کام کرتا جا ہم اپنا کام کرتے ہیں
وہ جن کو لذتِ سوزِ محبت راس آ جائے
مرے ہمدم وہ کب اندیشۂ انجام کرتے ہیں
حکومت غیر کی دل پر ہمارے ہو نہیں سکتی
بلند و بالا ہم ہر دم خدا کا نام کرتے ہیں
[illegible]
وہ اس پہ بیٹھ کر اپنے [illegible] کرتے ہیں
نہ جنت کی طلب ہے اور نہ دوزخ کا ہے غم کوئی
فقط حق کے لئے دنیا میں ہم ہر کام کرتے ہیں
ہمیں اوروں کے آگے ہاتھ پھیلانا نہیں آتا
خود اپنے ہاتھ سے ہم اپنے سارے کام کرتے ہیں
کرے صدیق تب بھی ترشی نفس و دنیا
صلوٰۃ و صبر سے ہم ان کو بے آرام کرتے ہیں

محمد [illegible]
مالیر کوٹلہ [illegible]

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان کمبائنڈ ساؤنڈ مارٹ، صدر بازار، محبوب نگر (آندھرا)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

خلافت کے مسئلہ پر علماءِ کرام کی ایمان افروز معلوماتی تقاریر

رپورٹ مرتبہ :- مکرم نور الدین صاحب آزاد نائب سیکرٹری تبلیغ و تربیت

قادیان : ۲۷ مئی - زیر سافر میں نظام خلافت کی غیر معمولی اہمیت و افادیت اور خلیفۂ وقت کے رفیع الشان منصب و مقام کو واضح کرنے کے لئے لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت یہ جلسہ ٹھیک آٹھ بجے مسجد اقصیٰ میں اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ جلسہ میں احباب کی بکثرت شمولیت کی غرض سے صدر انجمن احمدیہ کے تمام ادارہ جات میں تعطیل کر دی گئی تھی۔ لہذا جملہ احباب و خواتین۔ نوجوان۔ بچوں۔ بچیوں کی حاضری سے جلسہ بہت بارونق رہا۔ خواتین کے لئے پردہ کا مناسب انتظام کیا گیا تھا۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم حافظ نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن پاک کی آیت استخلاف والے رکوع سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم وحید الدین صاحب شمس نے خلافت کے موضوع پر ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے

"نظامِ خلافت — ایمان و اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشروط ایک عظیم روحانی انعام"

کے موضوع پر کی۔ محترم موصوف نے آیت استخلاف کی روشنی میں اس امر کی تفصیلی وضاحت کی کہ نظامِ خلافت مشروط ہے اُن نیک اعمال کے ساتھ جو ایمان سے بھی مطابقت رکھیں۔ خصوصاً ایسے اعمالِ صالحہ جو نظامِ خلافت کے قیام و دوام کے لئے ضروری ہوں۔ آپ نے بتایا کہ ہم اس روحانی انعام کے حقیقی وارث تب ہی ہو سکتے ہیں جب ہم ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ان جملہ تقاضوں کو پورا کرتے رہیں جو بقائے خلافت کے لئے اہم اور بنیادی شرائط کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نائب ایڈیٹر اخبار بدر نے ... شبیر احمد صاحب ... ربوہ کا منظوم ... سنایا۔

محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت و افادیت"

کے عنوان پر فرمائی۔ فاضل مقرر نے سب سے پہلے عصرِ جدید میں مختلف نظام ہائے حکومت کا اسلامی نظامِ خلافت سے موازنہ کرتے ہوئے خلیفہ کا منصب و مقام اور اس کی اہمیت کو واضح کیا اور بتایا کہ جس طرح خدا تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو منتخب کرتا ہے اسی طرح خلفاء کا انتخاب بھی خود کرتا ہے اور یہ بات ہی خلیفہ کے مقام اور اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ترجمان نیز اس کی طرف سے قائم ہونے کی وجہ سے اعجازی قدرت کا مظہر اور الٰہی تائیدات و انوار کا حامل ہوتا ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جماعتِ احمدیہ پر ابتلاء و آزمائش کے چھا جانے والے عارضی بادل اور پھر حضور انور کے پُر حکمت نورِ فراست سے تمکینِ دین، خوف کا امن میں تبدیل ہو جانا اور قیامِ توحید جیسے مہتم بالشان فیوض و برکات پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ اعجاز نمائی خود خلیفۂ وقت کے غیر معمولی مقام اور اہمیت اور مؤیَّد من اللہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

بعد ازاں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے چار اطفال عزیز ناصر الدین احمد۔ عزیز فخر احمد ندیم۔ عزیز حبیب احمد بانگروی۔ اور عزیز ناصر وحید نے مل کر خوش الحانی سے خلافت کے موضوع پر ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

جلسہ کی آخری تقریر محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"نظامِ خلافت اسلامی شیرازہ بندی کا واحد ذریعہ ہے"

کے زیرِ عنوان فرمائی۔ مقرر موصوف نے مسلم ممالک میں پائے جانے والے افسوسناک تفرقہ و انتشار اور مسلم سربراہانِ مملکت کی طرف سے کی جانے والی آپس میں اتحاد و اتفاق کی تمام تر مساعی کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج تمام مسلم ممالک ... خلافت ...

عظیم نعمت سے محروم ہیں اور اس کی حسرت میں مایوسی کے آنسو بہا رہے ہیں۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ کا بے پایاں فضل و کرم ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس عظیم روحانی انعام سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور اس کے ذریعہ اکنافِ عالم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا وسیع اور منظم و مستحکم نظام قائم ہے۔ فاضل مقرر نے آخر میں بتایا کہ آج جماعت کے خلاف جو خطرناک سازشیں اور مسموم تدابیر کی جا رہی ہیں اُن کا مقابلہ پوری جماعت بُنیانِ مرصوص ہو کر کر رہی ہے۔ اور نظامِ خلافت کی روشنی میں جماعت، وحدت و شیرازہ بندی کے جملہ تقاضوں کو پورا کر رہی ہے۔

صدارتی خطاب :

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، صدرِ اجلاس نے اپنے پُر اثر صدارتی خطاب میں فرمایا کہ آج کا جلسہ جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے بیش بہا انعامات کی عظمت و اہمیت کا احساس دلاتا ہے وہاں ہمیں اُن شرائط پر پختگی کے ساتھ کاربند رہنے کی تلقین بھی کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی آیتِ استخلاف میں نظامِ خلافت کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ اور یہ روح نہ صرف جماعت کے تمام موجودہ افراد میں پوری طرح موجزن ہونی چاہیئے بلکہ اسے احمدیت کی ہر آنے والی نسل کے ذہنوں میں بھی مستحضر رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اور ہماری نسلیں قیامت تک اِس انعام کی وارث بنتی چلی جائیں۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ نہایت ایمان افروز اور روح پرور مکتوب پڑھ کر سنایا جو بدر کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ اور اس عہد پر اجتماعی دُعا کرائی کہ ہم سب دربارِ خلافت سے جاری ہونے والے جملہ احکامات اور تحریکات پر صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے عمل پیرا ہوتے رہیں۔

اسی کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس قریباً دس بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس بابرکت اجلاس کے نتیجہ میں تمام افرادِ جماعت کے اندر خلافت حقہ اسلامیہ کے ساتھ دلی اور گہری وابستگی کے جذبات کو مزید پختہ فرمائے اور آنے والی نسلوں کے ذہنوں میں مقام و برکاتِ خلافت اچھی طرح راسخ ہو جائیں۔ اور جو لوگ ابھی تک اِس شمعِ خلافت کے پروانے نہیں بن سکے ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں بصیرت عطا فرمائے اللّٰھُمَّ آمین ۔

بقیہ ماہ اخبار احمدیہ

● — محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی طبیعت اب پہلے سے قدرے بہتر ہے۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کی حالت تشویشناک ہے۔ مورخہ ۲۳/۵/۸۴ کو طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ اور حالت بہت زیادہ تشویشناک صورت اختیار کر گئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا تاہم اب بھی جسم میں قوتِ مدافعت نہیں ہے اور گردے کام نہیں کر رہے۔ قارئینِ کرام دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہر دو خواتینِ مبارکہ کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● — محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● — صوبہ پنجاب میں ان دنوں گرمی کی شدید لہر چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بداثرات سے سب کو محفوظ رکھے آمین۔

ولادت !

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید مجلس ... نظارت نور ... کو بتاریخ ۴/۸۴ کلکتہ میں ایک بچی کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے "وجاہت احمد طاہر" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل مرحومؓ کا پوتا اور مکرم محمد فیروز الدین صاحب ... کلکتہ کا نواسہ ہے۔ مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نے اس خوشی میں ... اللہ تعالیٰ ... نومولود کو ... دین ... خادم ... بنائے اور ... عمر و ... انسان ...

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ جماعت کو پھر اُس سمت میں برکت دیگا جس سمت میں اسے روکنے کی کوشش کی جائیگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا کی راہ میں جان دیتے ہوئے احمدی فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کا نعرہ لگائیں گے!

عبادت ـ تبلیغ ـ اشاعت لٹریچر ـ سمعی و بصری ذرائع ـ اشاعت قرآن اور دوسرے مراکز کے قیام پر مشتمل سات نکاتی پروگرام!!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۱۸ / ہجرت ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۸ / مئی ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ لندن سے بذریعہ ڈاک موصول ہوا ہے ۔ جسے افادہ احباب کے لئے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے ———— (ایڈیٹر بدر)

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ العلق کی یہ آیات تلاوت فرمائیں :-

اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی ۙ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی ۙ اَرَءَیْتَ اِنْ کَانَ عَلَی الْھُدٰٓی ۙ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰی ۙ اَرَءَیْتَ اِنْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی ۙ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی ۙ کَلَّا لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ ۙ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ ۚ فَلْیَدْعُ نَادِیَہٗ ۙ سَنَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ ۙ

اس کے بعد فرمایا :-

قرآن کریم کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتا ہے جو خدا کی عبادت سے اس کے بندوں کو روکتے ہیں ۔ اور ایک ایسے عجیب رنگ میں یہ ذکر فرمایا گیا ہے کہ اس کے معانی خاص بھی ہو جاتے ہیں اور عام بھی ہو جاتے ہیں ۔ محدود ہو کر ایک نقطے پر بھی سمٹ جاتے ہیں اور ایسی وسعت بھی اختیار کر جاتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان پر وہ حاوی ہو جاتی ہے ۔ آجکل جو پاکستان میں ہو رہا ہے، جو کچھ ہو چکا ہے اس سے زیادہ

بلا ارادے دشمن کے ہیں

اور وہ ارادے مختلف جگہوں سے، مختلف مونہوں سے ظاہر بھی ہونے لگے ہیں ۔ اور ایسے ایسے لوگوں کے منہ سے وہ ارادے ظاہر ہو رہے ہیں جو بالعموم بغیر کسی بات کے، بغیر کسی سہارے کے منہ نہیں کھولا کرتے ۔ اس لئے اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون ان باتوں کے پیچھے ہے ۔ ان مخفی ارادوں کے اظہار کے لئے جو وقت چنا گیا ہے اس کے بعد آئندہ مستقبل میں کیا ارادے ہیں ۔ لیکن ایک بات مجھے معلوم ہے کہ یہ ارادے کسی اور پر ظاہر ہوں یا نہ ہوں، اللہ تعالیٰ پر ہمیشہ سے ظاہر تھے اور ہیں اور آج سے چودہ سو برس سے بھی زائد عرصہ پہلے قرآن کریم میں ان ارادوں کا ذکر موجود ہے ۔ اور ان کے نتائج کا بھی ذکر موجود ہے ۔ مثلاً جو نئے ارادے ظاہر کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ان کو

زبردستی نماز باجماعت سے روک دیا جائے

اُن کی مسجدیں منہدم کر دی جائیں، اور پھر علماء کی سرکردگی میں تمام ان کے پیچھے اور ہمنوا جلوس کی شکل میں ان کو لے کر جائیں مقتل کی طرف اور وہاں ان کو سنگسار کیا جائے ۔ تب ہمارے دِل ٹھنڈے ہوں گے ۔ عجیب بات ہے کہ اگر سنگسار ہی کرنا ہے تو پھر مسجدیں توڑنے کا گناہ کیوں لیتے ہو ۔ اور نمازوں سے روکنے کا گناہ کیوں سر پہ لیتے ہو ۔ جب عقلیں اکھڑ جاتی ہیں راستوں سے تو پھر کوئی بھی ان کی سمت نہیں رہا کرتی ۔ بھٹکتی رہتی ہیں مگر بہرحال اس سے غرض کوئی نہیں ۔

جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے جماعت احمدیہ ہر قربانی کے لئے تیار بھی اور ہے اور رہے گی ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ خدا کی راہ میں جان دیتے ہوئے احمدی فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ کا نعرہ لگائیں گے ۔ کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا ۔ لیکن اُن لوگوں کا کیا حال ہے اور کیا ہوگا اُن کے متعلق میں نے قرآن کریم کی وہ آیات تلاوت کی ہیں جن میں نماز سے روکنے کا ذکر فرمایا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کیا تو نے دیکھا نہیں ایک ایسے شخص کو یعنی ہر اس شخص کو جو نماز سے روکتا ہے

عَبْدًا اِذَا صَلّٰی

خدا کے بندے کو جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہونے لگتا ہے ۔ عَبْدًا میں نکرہ استعمال کیا گیا ہے اور اَلْعَبْد نہیں فرمایا ۔ یعنی خدا کے خاص بندے کو یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اَلْعَبْد کی شکل میں ظاہر نہیں فرمایا ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ اس میں ایک حکمت ہے ۔ لیکن اس کے باوجود اوّلین طور پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا ذکر ہے ۔ کیونکہ تمام عبادتوں کا نقطہ معراج آپ ہیں ۔ تمام عبادتیں آپ سے پھوٹتی ہیں ۔ اور بنی نوع انسان میں پھیلتی ہیں ۔ اس لئے عَبْدًا میں ذکر بھی فرما دیا گیا اور اس لفظ کو عام بھی رکھا گیا ۔ ذکر اس طرح فرمایا کہ نکرہ میں ایک یہ بھی معنے لئے جاتے ہیں کہ اگر کسی بہت عظیم الشان وجود کا ذکر کرنا ہو تو اس کو اَلْ

"نیک ہو، متقی ہو، ہر ایک بدی سے بچو!"
(ملفوظات جلد چہارم)
پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۲ رابندرا سرانی - کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰
گرام : GLOBE PORT
فون : 27-0441

کے لفظ سے مخصوص کرنے کی بجائے نکرہ ہی رہنے دیتے ہیں۔ مثلاً رَسُوْلًا کہہ دیا جائے تو یہ بھی مراد ہوگی کہ بہت ہی بڑا رسول

اِتنا عظیم الشّان رسُول

کہ وہ اَل کا محتاج ہی نہیں ہے۔ یہی وہی مراد ان معنوں میں اوّل ہی وہ سامنے آتا ہے۔ تو عبداً جب فرمایا گیا کہ عَبْدًا اِذَا صَلّٰی تو مُراد ہے ایک عظیم الشان خُدا کا بندہ ہے۔ اس سے بڑی عبادت کرنے والا پیدا ہی نہیں ہُوا۔

ایسا ہے کہ جب عبد کا لفظ آئے تو اُس کے سوا ذہن میں اور کوئی وجود ہی نہیں آتا خدا کی نسبت کے ساتھ۔ تو اس لئے اَل کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اوّل اور آخر اس میں ظاہر و باہر ہیں۔ تو یہ معنے بنے کہ اس بدبخت کو تو دیکھو جو حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم یعنی عبد کامل کو عبادت سے روکتا ہے جب وہ کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے عبداً کے ذریعے اس کو عام بھی کر دیا گیا۔ اور حیرت انگیز وسعت دے دی۔ اس لفظ میں یہ نہیں فرمایا کہ مومن کو جو روکتا ہے عبادت سے۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو مُسلم کو عبادت سے روکتا ہے یہ نہیں فرمایا کہ جو ابراہیم کی نسل والوں کو عبادت سے روکتا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ جو زرتشتی کو عبادت سے روکتا ہے یا کنفیوشش کے مُریدوں کو عبادت سے روکتا ہے۔ فرمایا میرا ہر بندہ میری عبادت کا حق رکھتا ہے۔ خواہ اس کا کوئی مذہب ہو اور وہ سب سے بڑا ظالم انسان ہے جو میرے بندے اور میرے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ اُس وقت جبکہ وہ مجھ سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ تو دیکھئے کتنا عظیم الشان کلام ہے کہ ایک خاص اندازِ بیان کے ذریعے مفہوم کو ایک نقطے پر بھی اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور پھر اس طرح بکھیر دیتا ہے کہ تمام بنی نوعِ انسان اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ہر مذہب و ملّت کا انسان اس میں شامل ہو جاتا ہے۔ نہ ہندو اس سے باہر رہتا ہے نہ سکھ اس سے باہر رہتا ہے۔ نہ عیسائی، نہ یہودی، نہ زرتشتی، نہ بدھ، تمام بنی نوعِ انسان کی عبادت کی حفاظت کرتا ہے یہ کلام۔

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى

اس میں بھی دو معانی ہیں۔ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى کہ وہ یہ کیوں نہیں دیکھتا ظالم کہ اگر یہ جس کو وہ روک رہا ہے ہدایت پر ہُوا اور تقویٰ پر قائم ہُوا تو پھر اس روکنے والے کا کیا بنے گا۔

اور دُوسرا معنی یہ ہے کہ کاش اُس کو یہ سمجھ آجاتی کہ وہ ہدایت پر رہتا اور تقویٰ سے کام لیتا اور ان معاملات میں دخل نہ دیتا جن میں دخل دینا اس کا کام نہیں۔ کیونکہ بندے اور خُدا کے معاملے میں دخل دینے کا کسی انسان کو حق عطا نہیں کیا گیا۔

اگلی آیت کے بھی اسی طرح دو معانی بنیں گے۔

اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى کہ تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم یہ اس لئے روکنے کا حق رکھتے ہیں کہ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى یہ جھوٹا ہے اور پھر گیا ہے دین سے، اس لئے ہمیں حق ہے کہ ہم مداخلت کریں اور عبادت سے روک دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى

ارے بے وقوفو! اے عقل کے اندھو! تم کیا خدا کو بھی اندھا سمجھ رہے ہو جس کی وہ عبادت کر رہا ہے۔ اگر یہ پھرا ہُوا ہے دین سے۔ جھوٹا ہے تو اُس کو بھی نظر نہیں آ رہا کہ یہ جھوٹی عبادت کر رہا ہے اور صرف تمہیں دکھائی دے رہا ہے۔ کیسی عمدگی کے ساتھ اس دلیل کو توڑا گیا ہے۔ کُلّیتہً

پارہ پارہ کر دیا گیا ہے اس دلیل کو

کہ چونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جھُوٹا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اپنے دین سے پھرا ہُوا ہے اس لئے اس کو عبادت کا حق نہیں۔

دُوسرے معنے یہ ہیں اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ان کو یہ خوف نہیں آتا کہ اگر وہ خود جھوٹے ہوں خود حق کی مخالفت کرنے والے اور سچوں کی تکذیب کرنے والے ہوں۔ اور خود دین سے پھر چکے ہوں تو پھر ان کا کیا بنے گا۔ پھر وہ ایک ایسے وجود کی مخالفت کر رہے ہوں گے، ایک ایسے عبادت کرنے والے کو روک رہے ہوں گے کہ وہ تو دراصل حق پر قائم ہے، ہدایت پر ہے، اور تقویٰ پر ہے۔ اور یہ کذّاب ہیں۔ اور ہدایت حق سے پھرے ہوئے ہیں۔ کتنا عظیم الشان کلام ہے جو آنحضرت

محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی عظمت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اور شرفِ انسانیت کو بھی قائم کر رہا ہے ساتھ۔ تمام بنی نوعِ انسان کی عظمت کو قائم کرتا ہے۔ اور پھر فرمایا

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ

خبردار! ایسا نہیں ہوگا جیسا وہ چاہتا ہے۔ ہم متنبّہ کرتے ہیں کہ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ کیونکہ جب بندے اور خُدا کی راہ میں کوئی حائل ہوتا ہے تو دو باتیں بڑی واضح ہیں۔ ایک تو یہ کہ جب تک وہ بندہ کمزور نہ ہو جس کو عبادت سے روکا جا رہا ہے کوئی عبادت سے روک ہی نہیں سکتا۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر عیسائی طاقتور ہوں کہیں تو عیسائیوں کو عبادت سے نہیں روکا جاتا۔ ہندو طاقتور ہوں تو ہندوؤں کو بھی عبادت سے روکا نہیں جاتا۔ سکھ طاقتور ہوں تو اُن کو بھی عبادت سے نہیں روکا جاتا۔ اور اس وقت جو پاکستان میں قانون بنا ہے وہ صرف احمدیوں کے لئے ہے۔ کسی طاقتور قوم کے مخالف وہ قانون نہیں ہے۔ تو اس میں تو یہ پہلے سے خبر دے دی گئی تھی کہ کمزور بندوں کے خلاف کچھ ہوگا اور ہونے والا ہے۔ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ

اگر وہ باز نہیں آئے گا

تو اُس کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ بندہ تو کمزور ہے کیونکہ اگر کمزور نہ ہوتا تو تم اس کو عبادت سے نہ روکتے۔ لیکن وہ خُدا کمزور نہیں ہے جس کی عبادت کے لئے یہ کھڑا ہُوا ہے۔ جس کی عبادت کے حضور اس کی پیشانی جھکتی ہے۔ جس کے حضور یہ سجدہ ریز ہوتا ہے اور اپنی گریہ و زاری اور بُکا کے ساتھ ایک طوفان برپا کر دیتا ہے۔ جس کے قدموں میں اُس کے آنسو بہتے ہیں وہ خُدا کمزور نہیں ہے۔ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ خبردار سُن لے کہ اگر وہ باز نہ آیا لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ہم پکڑیں گے اس کی پیشانی کے بالوں سے اس کو اور جب ہم پکڑتے ہیں پیشانی کو تو لازماً وہ پیشانی جھوٹی ہُوا کرتی ہے۔ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ بڑی جھوٹی پیشانی ہے۔ بڑی خطاکار پیشانی ہے۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ لیکن اس سے پہلے فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ کے متعلق میں کچھ کہوں نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ کا ذکر کیوں اس طرح آیا۔ اس کے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔ عبادت میں پیشانی کو ایک خاص مقام ہُوا کرتا ہے۔ جب پیشانی خُدا کے حضور زمین سے لگ جاتی ہے تو یہ بظاہر عجز کی انتہا لیکن حقیقت میں عبادت کا معراج ہے۔ سب سے زیادہ سربلندی اُس وقت انسان کو نصیب ہوتی ہے جب اُس کی پیشانی خُدا کے حضور پُوری سچائی کے ساتھ زمین کے ساتھ لگ جاتی ہے، تبھی اللہ تعالیٰ نے رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھنے کا حکم فرمایا کہ اُس وقت فوراً اپنے اعلیٰ ربّ کو یاد کرنا کیونکہ جس کے حضور تم جھکے ہو وہ خود بہت بلند ہے۔ اور سب سے زیادہ بلند ہے۔ تمہیں ان بلندیوں سے ہمکنار کر دے گا جو بلندیوں کا وہ مالک ہے۔ تو پیشانی عبادت کا مظہر ہُوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ پیغام دے رہا ہے ایسے لوگوں کو کہ جب تم نے میرے عاجز بندوں کی پیشانی کو میری راہ میں جھکنے سے روکا تو ثابت کر دیا کہ تمہاری پیشانیاں جھوٹی ہیں۔ تمہارے سارے سجدے اکارت گئے۔ وہ نشان جو ظاہری بنے ہوئے ہیں ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے میری نظر میں۔ اس لئے ان جھُوٹی پیشانیوں کو مَیں پکڑوں گا۔ کیونکہ میرے بندوں کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ ان پیشانیوں پر ہاتھ ڈال سکیں۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ اور یہاں یہ نہیں فرمایا اپنے مددگاروں کو بلاؤ۔ فرمایا

اپنی مجالس کو بُلاؤ

تم نے بھی تو بہت سی مجالس بنا رکھی ہیں۔ اب آواز دو اپنی مجالس کو کہ وہ تمہاری مدد کریں۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ہم اپنی پولیس کو بلائیں گے۔ اور پھر دیکھیں گے کہ مجالس جیتتی ہیں یا اللہ کے سپاہی جیتتے ہیں جب وہ اُترا کرتے ہیں کسی کی مدد کو اور کسی کو ہلاک کرنے کے لئے۔ کتنی حیرت انگیز صفائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے عبادت سے روکنے والوں کی نفسیات کا بھی ذکر فرمایا، عبادت کا فلسفہ بھی بیان فرما دیا۔ یہ بھی بتا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کی ذات میں عبادت مجتمع ہو جاتی ہے۔ اور پھر منتشر ہو کر کسی ایک شخص کو حق نہیں دیتی عبادت کا۔ تمام بنی نوعِ انسان کو برابر حق دے دیتی ہے۔ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اس کو کہتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ایک موقعے پر عیسائیوں کو یہ تحریر لکھ کر دی کہ

اگر کسی مسلمان نے ان کے گرجے کو بدنظر سے دیکھا، ان کی صلیبوں کو توڑا تو اُن کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ قرآن کریم کی اسی قسم کی آیات کا یہ تفسیری مظاہرہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا۔ مگر بہرحال جو ایک بد ارادے پر قائم ہو جاتے ہیں بعض دفعہ وہ نہیں سمجھتے۔ تنبیہات بیکار جایا کرتی ہیں۔ اِس لئے دُعاؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت دے

ان کو ایسے معاملات میں دخل اندازی سے باز رکھے جس میں دخل اندازی کا خدا نے کسی انسان کو حق نہیں عطا فرمایا۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے ہمیشہ اُن باتوں کے اُلٹے نتائج ظاہر کئے ہیں جو ہمارے خلاف دُشمنوں نے مکر اور تدبیریں کیں۔ احمدیت کی تاریخ میں ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جبکہ دُشمن کے اِرادوں کے وہ نتائج ظاہر ہوئے ہوں اور اُن کی تدابیر کے وہ نتائج ظاہر ہوئے ہوں جو مقصد تھا ان کا کہ ہم یہ کریں گے تو یہ نتیجہ نکلے گا۔ چنانچہ آپ دیکھ لیں جب بھی انہوں نے جماعت احمدیہ کے مال لوٹے ہیں جماعت کے اموال میں برکت ہوئی۔ جب بھی نفوس ذبح کئے ہیں ہمارے نفوس میں برکت ہوئی۔ جب مسجدوں کو منہدم کیا ہماری مسجدوں میں برکت ہوئی۔ جب قرآن کریم جلائے احمدیوں سے پکڑ کر حالانکہ وہی قرآن تھا جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرآن تھا۔ تو قرآن کی اشاعت میں بے شمار برکت ہوئی۔ جب انہوں نے تبلیغ پر پابندیاں لگائیں تو

تبلیغ میں برکت ہوئی

اور آپ دیکھ لیں کہ جب ۱۹۷۴ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ غیر مُسلم ہیں تو اس سے پہلے علماء اس بات کو کھول چکے تھے کہ واقعہ یہ ہے کہ لوگ بھولے بن میں، دھوکے میں آکر احمدی ہو رہے ہیں۔ جب تک ان پر مسلمان کا لیبل لگا ہوا ہے وہ ہوتے رہیں گے۔ جب مُسلمان کا لیبل ہٹا دیں گے تو پھر دیکھنا کس طرح لوگ رُک جاتے ہیں۔ کسی کو جرأت نہیں ہوگی، کسی کو ہمت نہیں ہوگی کہ غیر مُسلم کا آگے لگا ہوا ہو بورڈ اور پھر وہ حد کراس کر کے پار اُتر کر وہ غیر مُسلموں میں شامل ہو جائیں۔ لیکن ہر تدبیر کا خدا نے ہمیشہ اُلٹ نتیجہ نکالا ہے۔ اور ۱۹۷۴ء کے بعد اتنی تیز رفتاری پیدا ہوگئی تبلیغ میں کہ ان کی عقلیں ہی گُنگ ہوگئیں۔ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔ جتنی بڑی دیوار بناتے ہیں اتنی ہی بڑی بڑی چھلانگیں لگا کر لوگ پار اُترنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جتنا کریہہ المنظر بورڈ آویزاں کرتے ہیں اتنے ہی ذوق اور شوق اور محبت کے ساتھ لوگ ان کی طرف دوڑتے چلے جا رہے ہیں۔

یہی واقعہ تھا، یہ گواہی ہے آج جو کچھ ہو رہا ہے اس حق میں کہ جو مَیں کہہ رہا ہوں وہ سو فیصدی درست بات ہے۔ ان کو سمجھ آگئی کہ ہماری ہر تدبیر اُلٹ ہو گئی ہے۔ ہر تدبیر ناکام ہو گئی ہے۔ اِس لئے اب آگے بڑھو اور اَور روکیں کھڑی کرو۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ ہمارا خُدا ہر روک کو توڑنا جانتا ہے۔ جتنی روکیں تم کھڑی کرو گے اتنی زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ احمدیت میں لوگ داخل ہوں گے۔ اور یہی ہو کر رہے گا۔

اب نمازوں سے روکنے کی طرف اُنہوں نے توجہ کی تو اس قدر ایک طوفان آگیا ہے رُوحانیت کا کہ آپ تصور نہیں کر سکتے۔ چھوٹے چھوٹے بچے خط لکھتے ہیں اور رو رو کر، وہ کہتے ہیں ہم اپنے آنسوؤں سے یہ خط لکھ رہے ہیں، کہ خُدا کی قسم ہمیں

ایک نئی رُوحانیت عطا ہوگئی ہے

ہم تہجدوں میں اُٹھنے لگے ہیں۔ ہماری عبادتوں کی کیفیت بدل گئی۔ اس جماعت کو کون مار سکتا ہے جس کے مقابل پر ہر تدبیر خُدا نے اُلٹا دی۔ عبادتوں پر حملہ کیا تو جن بچوں کے متعلق آپ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، وہ پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھا کرتے تھے آج وہ تہجد میں اُٹھ کر روتے ہیں۔ اور خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے ہیں اور نمازوں کا لُطف حاصل ہوگیا ہے ان کو تو یہ تو بہرحال خُدا کی ایک ایسی تقدیر ہے جو نہیں بدل سکتی۔ ساری کائنات مل کر زور لگا لے اس تقدیر کو نہیں بدل سکے گی۔ کہ جتنی یہ مخالفتوں میں زیادہ بڑھیں گے اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ جماعت کو ہر اُس سمت میں برکت دے گا جس سمت میں یہ روکنے کی کوشش کریں گے۔ اِس لئے مبارک ہو آپ کو کہ ان کے ارادے بہت بد ہیں کیونکہ خدا کے ارادے بہت ہی نیک ہیں ہمارے حق میں۔ ہر بد ارادے کو توڑ دیا جائیگا اور اُلٹ نتیجے پیدا کئے جائیں گے۔ لیکن ایک یہ بات بھی ہے کہ جب خُدا کی تقدیر کی ہوا چلتی ہے تو ہماری تدبیروں کو بھی تو اُسی سمت میں چلنا چاہیئے۔ اُسی طرف قدم اُٹھانے چاہئیں۔ یہ تو نہیں ہُوا کرتا کہ خوشگوار ہوائیں چلیں تو کشتی والے اپنے بادبان لپیٹ لیں۔ وہ تو کھول دیتے ہیں بادبانوں کو اور اسی کا نام تدبیر ہے۔ خُدا کی تقدیر کے رُخ پر قوموں کو تدبیر اختیار کرنی چاہیئے۔ اس وقت تو بعض اوقات چپو بھی لگانے لگتے ہیں ساتھ کہ پھر کبھی ایسی اچھی ہوا چلے یا نہ چلے۔ اس لئے اپنے دست و بازو کی کوشش کو بھی ساتھ شامل کر دیں۔ آج وہی وقت ہے جماعت پر۔ اس لئے ہر تدبیر کے مقابل پر ہم بھی خدا کی تقدیر کے تابع اُس کی ہواؤں کے رُخ پر چلنے والی تدبیر کو ظاہر کریں گے۔ اور یہی جماعت کا ہمیشہ سے طریق رہا ہے۔ اور یہی اِنشاء اللہ تعالیٰ ہو کر رہے گا۔ چنانچہ اِس ضمن میں مَیں ایک

سات نکات کا پروگرام

آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

عبادت کو روکنے کی انہوں نے کوشش کی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ تمام دُنیا میں ہر احمدی اپنے عبادت کے معیار کو بلند کر دے۔ یعنی اپنے تجربہ کے معیار کو ایسا بلند کرے کہ خدا کے حضور اَور زیادہ جُھک جائے وہ۔ اس کی رُوح سجدہ ریز رہے خدا کے حضور اور وہ اپنی زندگی کو عبادت میں ملا جُلا دے ایسے گویا کہ اس کی زندگی عبادت بن گئی ہو۔ عبادت والوں کو خُدا کبھی ضائع نہیں کیا کرتا۔ اور عبادت سے روکنے والوں کو کبھی خُدا نے پنپنے نہیں دیا۔ سب سے زیادہ قوی ہتھیار عبادت ہے ایک رُوحانی جماعت کے ہاتھ میں کہ دُعائیں وغیرہ یہ سارے عبادت کا حصہ ہیں۔ اِس لئے وہ کہتے ہیں ہم عبادت سے روکیں گے تو ہم عبادت میں پہلے سے بڑھ جائیں گے۔ یہی جواب ہونا چاہیئے۔

مجھ سے لوگ پوچھتے ہیں اُن کی سی۔ آئی۔ ڈی پھر رہی ہے ہر جگہ۔ ہر جگہ لوگ ٹوہیں لیتے پھر رہے ہیں کہ اِن کا ردِّ عمل کیا ہے۔ ہمارا ردِّ عمل تو وہی ہوگا جو الٰہی جماعتوں کا ہُوا کرتا ہے۔ جس سمت میں تم روکیں ڈالو گے اُس سمت کے مخالف ہمارا ردِّ عمل ہوگا۔ اللہ کی تقدیر کے مطابق ہمارا ردِّ عمل ہوگا کہ مذہبی جماعت کا اوّل ردِّ عمل یہ ہوتا ہے کہ جب خُدا سے دُور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے

وہ اَور خُدا کے قریب ہو جاتے ہیں

پس عبادت سب سے اہم بات ہے۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمیں قربانی کی طرف بُلاؤ۔ بتاؤ کیا کرنا ہے؟ آپ اگر اپنا وقت خُدا کی خاطر قربان نہیں کر سکتے، اگر آپ اللہ کے حضور عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتے تو باقی قربانیاں بے معنی ہیں کیونکہ یہی مقصدِ حیات ہے۔ اسی کی خاطر خُدا نے اِنسان اور جن کو پیدا فرمایا۔ اس لئے عبادت پہلا جواب ہے۔ اور یہی سب سے اہم طریقِ کار ہے ہمارے ہاتھ میں۔ یہی سب سے بڑی تدبیر ہے ہماری۔ اس لئے اس تدبیر پر زور ماریں۔ جس حد تک ممکن ہے عبادت کی طرف توجہ کریں۔ اپنے گھروں کو جگا دیں، عبادت کے لئے۔ بچہ بچہ، بوڑھا بوڑھا، عورتیں مرد سارے عبادت گزار خُدا کے بندے بن جائیں۔

دوسرا ہمیں تبلیغ سے روکا جا رہا ہے۔ اس لئے ظاہر بات ہے کہ اُلٹ ردِّ عمل ہوگا۔ ردِّ عمل تو کہتے ہی اس بات کو ہیں کہ جس طرف کوئی چیز جس طاقت سے روکے اُس کے مخالف ایک قوت پیدا ہو جائے۔ اور یہی زندگی کی نشانی ہے۔ اس لئے ہم تو زندہ قوم ہیں اللہ کے فضل سے۔ ہمیں تو جس سمت میں تم روکو گے اُس سمت میں آگے بڑھیں گے اپنے ربّ کے فضل کے ساتھ۔ اور اُس کی نُصرت کے ساتھ ساتھ۔ اِس لئے تبلیغ کو پہلے سے کئی گنا زیادہ تیز کر دیں۔ مجھے علم ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ تعداد میں لوگ تبلیغ میں مصروف ہیں۔ کئی نوجوان بھی ہیں۔ ہمارے ہاں اِس وقت اِس جُمعے میں بھی بیٹھے ہوئے ہیں ایک ہندو سے مُسلمان ہونے والے نوجوان جن کو احمدی

نوجوانوں نے تبلیغ کی ہے۔ عیسائیوں سے بھی انفرادی تبلیغ کے نتیجہ میں مسلمان ہو رہے ہیں۔

قادیان سے خبریں آرہی ہیں

اور سارے ماحول میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے کہ جہاں پارٹیشن سے لیکر اب تک پندرہ سو ایک جگہ احمدیوں کی تعداد تھی، اب پچھلے چند مہینوں میں وہ اڑھائی ہزار نئے احمدی شامل ہو چکے ہیں ان میں۔ اور سارے پنجاب میں ایک تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے انفرادی تبلیغ پر زور دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی کوششوں سے بہت ہی زیادہ غیر معمولی طور پر پھل نصیب ہوئے۔ تو یہ جگہ ہر مذہب میں، ہر طبقۂ فکر میں تبلیغ کو تیز کرنا ہے۔ اور انفرادی تبلیغ پر زور دینا ہے۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرلے کہ اب میں نے

اگر پہلے ایک بنانا تھا تو اب پانچ بناؤں گا

اور اگر اور زور ڈالیں گے کہ تبلیغ بند کرنی ہے تو پھر میں دس بنا کے دکھاؤں گا۔ اور اللہ کے فضل سے جب آپ خدا کی خاطر یہ عہد کریں گے تو خدا پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ اور اس میں ہر طبقہ کے احمدی کو شامل ہونا ضروری ہے۔ ہمارے اندر چوہدریوں کا طبقہ نہیں ہے کہ وہ سمجھیں کہ ہم چونکہ بڑے لوگ ہیں اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ہم اپنے طبقے میں شرماتے ہیں تبلیغ کرنے سے یہ تو درمیانے لوگوں کا کام ہے۔ اگر یہ درمیانے لوگوں کا کام ہے تو درمیانوں کو خدا بڑا کرے گا اور ان کو چھوٹا کردے گا جو اپنی بڑائی کی وجہ سے تبلیغ سے باز رہتے ہیں۔ خدا کی خاطر تبلیغ سے شرمانا۔ کون ہے جو خدا کے حضور بڑا ہو سکتا ہے؟ وہی جو خدا کے حضور گرنا جانتا ہو۔ اس لئے ہرگز کوئی خیال نہیں کرنا کہ میں کس طبقے سے تعلق رکھتا ہوں۔ لوگ کیا کہیں گے یہ سیاستدان تھا اتنا بڑا۔ یہ اتنا بڑا سائنسدان تھا۔ یہ اتنا بیوروکریٹ تھا۔ اس کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے دوستوں میں تبلیغ شروع کردی۔ اچھے بھلے ہمارے تعلقات، اچھے بھلے ہمارے مراسم؛ اس کا مذہب اپنی جگہ میرا اپنی جگہ۔ تبلیغ تو کبھی نہیں اس نے کی تھی پہلے۔ اس سسٹم کو توڑنا ہے۔ یہ جھوٹی شرم ہے۔ اور احمدیت کی راہ میں روک بنی ہوئی ہے۔ اس لئے جب دشمن نے للکارا ہے تو غور کریں کہ کیا کیا نقائص ہیں آپ کے اور ان نقائص کو دور کریں۔

لٹریچر کی اشاعت پر پابندی ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم اور اس کی توفیق کے ساتھ ساری دنیا میں اشاعتِ لٹریچر کے کام کو کئی گنا زیادہ بڑھا دینا ہے۔ اتنا کہ ان سے سنبھالا نہ جائے۔ جتنی مرضی دنیا کی دولتیں ان کے پس پشت ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ کس قسم کا لٹریچر یہ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ اور کہاں سے پیسہ آرہا ہے۔ لیکن ہمارے غریبانہ پیسے ہیں جو خدا نے برکت دینی ہے اس کے ساتھ دنیا کے پیسے کا مقابلہ ہی کوئی نہیں ہو سکتا۔ اُس پیسے میں تو جلنے کی سرشت شامل ہے اس لئے وہ پیسہ تو خاک ہو جائے گا جل کر۔ جماعت احمدیہ کا پیسہ تو آنسوؤں سے بنتا ہے۔ یہ تو جل ہی نہیں سکتا دنیا کی طاقتوں کے مقابل پر۔ اس لئے

جماعت کے پیسے میں بہت برکت ہوگی

انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام دنیا میں اشاعتِ لٹریچر کا ایک بہت زبردست منصوبہ ہے میرے ذہن میں۔ اس کو انشاء اللہ تعالیٰ حسب توفیق آہستہ آہستہ کھولوں گا۔ اور جہاں تک خدا توفیق عطا فرمائے گا اس پر عملدر آمد شروع کیا جائے گا۔

لٹریچر کی اشاعت میں نئی زبانوں کو شائع کرنا ہے۔ اور اس ذریعے سے کثرت کے ساتھ ایسے ممالک میں داخل ہونا ہے جہاں ابھی تک احمدیت داخل نہیں ہوئی۔ ایسی قوموں میں داخل ہونا ہے جہاں ابھی تک احمدیت داخل نہیں ہوئی۔ اور بہت سے جزیرے بیٹھے ہوئے ہیں۔ بہت سے خلا ہیں۔ کئی قسم کے لوگ ہیں۔ کئی قسم کی بولیاں بولنے والے کئی قسم کے طبقاتِ فکر سے تعلق رکھنے والے اتنے بڑے بڑے خلا ہیں جن تک ہم ابھی اس لئے نہیں پہنچ سکتے کہ ہمارے پاس لٹریچر نہیں ہے۔ تو نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور موجود لٹریچر کو زیادہ شائع کرنا ہے بلکہ نئی زبانوں میں لٹریچر پیدا کرنا ہے۔ لہٰذا ترجمہ کرنے والوں کی ضرورت پیش آئے گی۔ ترجمہ کرنے والوں کو اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کرنا پڑے گا۔ اور کثرت سے ایسے رضاکار چاہئیں ہوں گے جو دن رات اس کام میں مدد کریں۔ مثلاً ہمارے یہاں ایک گجراتی جاننے والا خاندان ہے۔ انہوں نے ہی مجھے یہ مشورہ دیا اور لکھا ایک خط چند دن ہوئے کہ گجراتی زبان میں ایک بہت بڑا خلا ہے۔ اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ بالکل درست ہے اور گجراتی لوگوں میں نیکی بھی ہے۔ احمدیت کی مخالفت نیکی کی وجہ سے کرتے ہیں اپنی طرف سے۔ اُن کو کچھ علم نہیں کہ جماعتِ احمدیہ کیا ہے۔ چنانچہ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ جب اُن کو علم ہوا لکھو کھہا روپیہ دیا کرتے تھے جماعت کی مخالفت میں، جب اُن کو علم ہوا کہ کس قماش کے لوگوں کو دے رہے ہیں اور کیسے لوگ ہیں جن کی مخالفت میں دے رہے ہیں تو وہ باز آگئے۔ فوراً انہوں نے ہاتھ روک لیا۔ تو اُن کے اندر ایک سادگی بھی ہے۔ ایک بنیادی شرافت موجود ہے۔ اس لیے اُس طبقے کو ضرور ہمیں مخاطب کرنا چاہیئے۔ اور جو لوگ گجراتی جانتے ہیں اُن کو پیش کرنا چاہیئے کہ ہم گجراتی میں تیار ہیں لٹریچر کے تراجم کے لئے۔ اسی طرح فرنچ میں تو پہلے بھی ہیں مگر بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اٹالین تقریباً خالی پڑی ہے۔ سپینش میں اللہ تعالیٰ نے آدمی دے دیئے ہیں۔ لیکن ابھی کافی کام باقی ہے۔ اسی طرح پولش ہے۔ چیکوسلاواکین ہے۔ اسی طرح یوگوسلاویہ کی کئی زبانیں ہیں۔ البانین ہے، سربوسلاوک کہلاتی ہے ایک زبان، وہ ہے۔ رشین زبان میں بہت بڑا خلا ہے۔ انگیرین زبان ہے،

بہت ساری زبانیں ہیں

جن میں تقریباً خلا ہے کلیۃً جماعت کے لٹریچر کا۔ اس کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جائے گی۔

اور لٹریچر کی اشاعت کے ساتھ

سمعی و بصری ذرائع

کے متعلق ایک الگ پروگرام ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں میری بعض غیر ملکیوں سے بات ہوئی ہے اور وہ اس بات پر تیار ہیں کہ اگر انگریزی میں اُن کو ہم سیمنٹس تیار کردیں تو وہ اپنی زبان میں کچھ اُجرت پر اور بعض ویسے ہی تیار تھے شوقیہ کہ ہم اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ اپنی زبان میں اس کا ترجمہ کریں گے اور پھر اچھی طرح بھرپور آواز کے ساتھ اس کو بھر دیں گے۔ تو بکثرت یہ کام پھیلایا جا سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ۔ لٹریچر کی تقسیم میں بھی بعض دقتیں ہوتی ہیں۔ لٹریچر کی طباعت میں بھی بعض دقتیں ہوتی ہیں۔ اور زیادہ روپیہ پھنسانا پڑتا ہے اس میں۔ لیکن AUDIO VISUAL یعنی سمعی اور بصری ذرائع کو اگر ہم استعمال کریں تو فوری کام شروع ہو سکتا ہے۔ اور تھوڑے خرچ سے اور آجکل زمانہ بھی ایسا ہے کہ آہستہ آہستہ طبیعتیں نظر کو زمی کا عادی بنا رہی ہیں۔ یعنی آسانی پیدا کر رہی ہیں نظر کے لئے بھی۔ بیٹھ کر PASSIVELY وہ ایک نظارہ دیکھ لیں۔ اور خود بخود کانوں میں آواز آرہی ہو اس کو زیادہ پسند کرتے ہیں بہ نسبت اس کے کہ محنت سے، توجہ سے پڑھیں۔ اس میں کچھ خرابیاں بھی ہیں، بدقسمتی بھی ہے اس دور میں لیکن فوائد بھی کچھ ہیں۔ تو ہمیں دونوں طرح کے مزاج کے لوگوں کو احمدیت اور اسلام کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ اس لئے یہ ایک الگ سکیم چلے گی ساتھ۔

ارشادِ نبوی ۳

"اِنَّ اللّٰہَ قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ"

(صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھتا ہے وہ مجھ سے لڑنے والا ہے۔

محتاجِ دعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قرآنِ کریم کی اشاعت کے کام کو تیز کرنا ہے اور نئی زبانوں میں اب اس کو شائع کرنا ہے۔ اس وقت خدا کے فضل سے فرانسیسی کا کام تقریبًا اب مکمل ہے اور مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ ایک مہینے یا دو مہینے میں جیسا کہ آفتاب احمد خان صاحب جن کے سپرد یہ کام ہے وہ مجھے تسلّی دلاتے ہیں کہ مہینے یا دو مہینے تک انشاء اللہ پریس میں چلا جائیگا ـــــ اٹالین کے متعلق ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے ذمہ داری لی تھی کہ ترجمہ اور اس کی تصحیح اور دوہرائی وغیرہ وہ سارا اپنے خرچ پر کریں گے چنانچہ اُن کی طرف سے اُن کی بیگم نے تین دن ہوئے خوشخبری دی تھی کہ آدھا کام ہوچکا ہے اللہ کے فضل سے۔ اسی طرح روسی ہے۔ روسی میں قرآنِ کریم کا ترجمہ موجود تو ہے لیکن ہمیں ابھی تسلّی نہیں کہ وہ بعینہٖ قرآن کے مطابق بھی ہے کہ نہیں۔ اس لئے کچھ روسی جاننے والے سکالرز کی ضرورت ہے اور کچھ کو ہم تیار کر رہے ہیں۔ وہ تو ایسے ہیں اللہ کے فضل سے جو جامعہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ دین کا علم بھی خوب جانتے ہیں اور اگر وہ روسی زبان سیکھ جائیں گے تو پھر انشاء اللہ تسلّی ہو گی۔ کہ جو ہمارا ترجمہ ہے قرآن کے مطابق ہے بالکل۔ مگر اور بھی اگر دُنیا میں کہیں روسی زبان کے احمدی ماہرین ہوں جیسا کہ ہندوستان میں مجھے علم ہے کہ ایک ہیں لیکن بدقسمتی سے وہ کچھ ٹھنڈے ہوگئے ہیں خدمتِ دین میں۔ تو بہرحال جس کے کان میں بھی میری آواز پڑے وہ روسی زبان میں مدد کر سکتا ہو اُس کو اپنا نام پیش کرنا چاہیئے۔

ان اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک بہت بڑے ایسے کمپلیکس کی ضرورت ہے اور ایک جگہ نہیں کئی جگہ، کہ جن مختلف ملکوں میں ہم ایسی تعمیرات کریں ایسے بڑے بڑے سنٹر قائم کریں جن میں ان ساری چیزوں کے لئے سامان مہیّا ہوں اور پھر مختلف ملکوں کے سپرد مختلف کام کر دیں کیونکہ یہ بہت بڑے کام ہیں۔ یہ انگلستان کے بس کی بات ہی نہیں ہے یا جرمنی کے بس کی یا صرف امریکہ کے بس کی۔ تمام دُنیا میں ایسے بڑے بڑے مراکز قائم کرنے پڑیں گے جن کے سپرد کر دیا جائیگا کہ اس کام کا بیڑہ آپ اُٹھالیں۔ اُس کام کا فلاں مشن اُٹھالے۔ اُس کام کا فلاں مشن اُٹھالے اس غرض سے امریکہ میں پہلے سے میری سکیم یہ تھی کہ

پانچ بڑے مراکز قائم کئے جائیں

اُس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت امریکہ نے بہت وسعتِ قلبی سے قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور بعض جگہ تو حیرت انگیز قربانی کا مظاہرہ ہوا ہے کہ انسان کی روح وجد کرنے لگتی ہے۔ اپنی ساری عمر کی کمائیاں بعض لوگوں نے پیش کر دی ہیں۔ اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ۔ اپنے مکان چھوڑ دیئے دوسرے کام چھوڑ دیئے اور اس طرف توجہ کی لیکن ابھی ایک بڑا طبقہ وہاں بھی موجود ہے جو اپنے معیار اور توفیق کے مطابق ابھی سامنے نہیں آیا لیکن بہرحال مجھے شیخ مبارک احمد صاحب نے جائزہ لینے کے بعد تسلّی دلائی ہے کہ اس وقت تک ہمیں تسلّی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ امریکہ خود اس بوجھ کو اُٹھالے گا اور کام پیچھے نہیں رہیں گے پیسے کی کمی کی وجہ سے چنانچہ تین مشن اس وقت تک وہاں نئے پروگرام کے مطابق لئے جاچکے ہیں۔ اور وسیع زمین خریدی جاچکی ہے۔ ایک جگہ عمارت خریدی گئی ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہاں آگے کام کو بڑھادیا جائیگا۔

دو نئے مراکز یورپ کے لئے بنانے کا پروگرام ہے

ایک انگلستان میں اور ایک جرمنی میں

انگلستان کو یورپ میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے اس لئے انگلستان میں بہرحال ایک بہت بڑا مشن چاہیئے۔ جس ضرورت کو یہ مشن پورا نہیں کر سکتا۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اب تو آپ کو عید کی نماز کے لئے بھی مشکل پڑ جاتی ہے، جمعہ کی نماز کے لئے بھی مشکل پڑ جاتی ہے۔ روز کی شام کی مجلس کے لئے بھی مشکل پڑ جاتی ہے۔ تو یہ مسجد تو کافی نہیں ہے اس کے لئے۔ پھر دفاتر ہیں۔ کئی قسم کی ضروریات ہیں جو نئی سامنے آئیں گی۔ اس لئے ایک انگلستان میں بہت بڑا مرکز قائم کرنا ہے۔ انشاء اللہ اُس کے لئے ایک کمیٹی بٹھا دی گئی ہے ـــــ اور ایک جرمنی میں کیونکہ جرمنی کی جماعت بہت مخلص اور تبلیغ میں دن رات منہمک ہے بہت بیچارے غریب مزدور پیشہ لوگ ہیں، علم بھی زیادہ نہیں اور پاکستان سے نہایت غریب سوسائٹی سے اکثر تعلق رکھنے والے ہیں۔ لیکن ایسا اللہ نے اُنکو اخلاص بخشا ہے کہ جب چندے کی ضرورت پڑی تھی تو جرمنی کا مشن بہت سے دوسرے مشنوں کے لئے کفیل بن گیا تھا۔ اور حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے انہوں نے کئے۔ اب جب تبلیغ کا کہا تو لاعلمی کے باوجود

انہوں نے کیسٹس پکڑیں

اور ٹیپس اُٹھائیں اور ہر طرف تبلیغ شروع کر دی اور خدا کے فضل سے ایک انقلاب آرہا ہے جرمنی میں تبلیغی نقطۂ نگاہ سے تو جرمنی کی جماعت کا حق ہے کہ اُسے بہت وسعت دی جائے اس لئے ایک مشن وہاں بنانا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ روپیہ اپنے فضل سے مہیّا کریگا۔ مَیں نے انشاء اللہ پہل کی ہے دس ہزار پاؤنڈ میں اس کام کے لئے پیش کر رہا ہوں۔ اور اس کے علاوہ ایک ہمشیرہ ہیں ہماری سعیدہ جو غالبًا عبد اللطیف صاحب ایڈووکیٹ کی بیگم ہیں یا مجھے علم نہیں۔ بہرحال سعیدہ بیگم نام ہے۔ اُنہوں نے اس علم سے پہلے ہی کہ مَیں کیا سکیم پیش کرنے والا ہوں چھ ہزار کچھ سو پاؤنڈ جو ایک لاکھ روپے کے برابر رقم بنتی ہے از خود مجھے بھجوا دیئے چیک کی شکل میں اور کہا کہ اس کو جماعت کی نئی ضروریات سامنے آ رہی ہیں ضرور پیدا ہونگی اس لئے مَیں اُن کے لئے یہ پیش کرتی ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ اُنکو جزاء دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روپیہ تو آئیگا اللہ کے فضل سے۔ کبھی یہ ہوا ہی نہیں کہ ضرورت پڑی ہو اور روپیہ مہیّا نہ ہو گیا ہو۔ تو اس طرح

مَیں اس تحریک کا آغاز کرتا ہوں

اور یہ یورپین ممالک کے لئے ہے۔ یعنی یورپین ممالک میں بسنے والے احمدی اس میں حصّہ لیں گے لیکن فی الحال ہر ملک میں نہیں بلکہ اُن دو ممالک میں مراکز قائم کئے جائیں گے جو سارے یورپ کے لئے ہونگے۔ اُن کے مشترکہ کاموں کو سرانجام دیں گے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا۔ ہم نے تو وہی کرنا ہے جس کی خاطر خدا نے ہمیں پیدا فرمایا ہے۔ اور ہمیشہ یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ ہمارے کام تو رُکنے نہیں ہیں اور جتنی بڑی روکیں دشمن ڈالتا چلا جاتا ہے ہم نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ خدا کا فضل اتنی ہی زیادہ قوت پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہماری روش میں اور پہلے سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ہم آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے ان بادلوں سے ڈریں نہیں حضرت مصلح موعودؓ نے بہت ہی خوب فرمایا تھا کہ

تم دیکھوگے کہ انہیں میں سے قطراتِ محبّت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو

اس لئے بجلیاں ہیں تو کبھی اور کبھی ہونگی ہمارے لئے تو رحمت کی بارشیں ہی ہیں اس لئے ہرگز کوئی خوف نہیں کرنا اور پہلے سے زیادہ ہمّت اور توکّل کے ساتھ خدا کی راہ میں آگے قدم بڑھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا یہ شعر ہمیشہ پورا ہوتا رہے گا اور ایک دن ایسا نہیں آئیگا کہ اس شعر کی راہ میں وہ دن کھڑا ہو سکے۔ ایک رات ایسی نہیں آسکتی جو اس شعر کے مضمون پر اندھیرا ڈال سکے۔

لوائے ما پنہٖ ہر سعید خواہد بود ــ ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد

لوائے ما پنہٖ ہر سعید خواہد بود۔ کہ یہ ہمارا جھنڈا ہو گا۔ جو ہر سعید فطرت کے لئے پناہ کا موجب بننے والا ہے اور

کوئی جھنڈا نہیں ہے دُنیا میں،

نہ امریکہ کا جھنڈا، نہ روس کا جھنڈا، نہ چین کا جھنڈا، نہ جاپان کا جھنڈا۔ اگر سعید فطرتوں کو کسی جھنڈے کے نیچے پناہ ملنی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جھنڈے کے نیچے پناہ ملنی ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا ہے۔ آپؐ ہی کی غلامی میں دوبارہ کھڑا کیا گیا ہے۔ تو

لوائے ما پنہٖ ہر سعید خواہد بود ــ ندائے فتحِ نمایاں بنامِ ما باشد

ہمارا نمایاں نشان تو یہ ہے کہ فتحِ نمایاں کی آواز جب اُٹھے گی ہماری سمت سے اُٹھے گی۔ جب یہ اعلان بلند ہوگا، یہ نعرہ بلند ہو گا کہ نمایاں فتح نصیب ہوئی تو یاد رکھنا ہمیشہ ہماری سمت سے یہ آواز اُٹھا کرے گی۔ کسی اور سمت کو یہ آواز اُٹھانے کی توفیق نہیں ملے گی۔

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

آج ایک ضروری مصروفیت کی وجہ سے نمازِ عصر بھی جمعہ کے ساتھ جمع کروائی جائے گی اس لئے جمعہ کے بعد نمازِ عصر کے لئے صفیں درست کر لیں ٭

قسط دوم

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء

فونوگراف سے تبلیغ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیسٹوں کے ذریعہ تربیت و تبلیغ کا طریق رائج فرمایا ہے۔ جو بے حد مؤثر اور نتیجہ خیز ہے۔ کوئی پینتالیس سال پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لاہور کی ایک نمائش میں استدعا پر کچھ ریکارڈ کروایا تھا۔ محترم فاضل الہ دین صاحب سکندرآبادی جب قادیان میں طالب علم تھے ان کی درخواست پر حضور نے ان کے خاندان کے لئے ایک پیغام چند منٹ کا ریکارڈ کروایا تھا۔ بعد تقسیم ملک سیدنا حضرت مصلح موعودؓ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تقاریر بھی بہت بڑی تعداد میں ریکارڈ ہوئیں۔ سیدہ حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کا بھی ایک پیغام جماعتِ احمدیہ کے نام ریکارڈ ہوا تھا۔

اس طریق کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ یوں کہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ رئیس مالیر کوٹلہ کو تحریر کیا گیا کہ قادیان آتے ہوئے وہ اپنا فونوگراف لیتے آئیں حضور ؑ نے فرمایا کہ یہ آلہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اور ہمارے مقاصد کے پورا کرنے کے لئے ایجاد کرایا ہے۔ تبلیغ کی تکمیل کے لئے ہم اپنی آواز بھر کر غیر بلاد میں دوردراز ملکوں کو بھجوائیں گے۔ اس کے ذریعہ ہر ایک سن سکے گا۔ یوں مجالس وعظ میں یورپین لوگوں کا شامل ہونا موت کا سامنا ہونے کے مترادف ہے۔ لیکن اس کے ذریعہ سے وہ سن لیں گے۔ کیونکہ امام کی آواز میں خاص برکت و تاثیر ہوتی ہے۔ گویا حضور علیہ السلام ہدایت دینے کے ہر طریق کو اختیار کرنا چاہتے تھے۔ حضور کی آواز تو نہیں بھری گئی لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ کی آوازیں بھری گئیں۔ ریکارڈ موم یا مصالحہ کے بنے ہوتے تھے جلد ہی خراب ہو گئے۔

نواب صاحب کے فونوگراف لانے پر حضرت اقدسؑ بہت خوش ہوئے اور ذکر کیا کہ لالہ شرمپت جی نے کئی بار فونوگراف سننے کی خواہش کی ہے۔

اس زمانہ میں فونوگراف ایک نئی چیز تھی اور قادیان جیسے چھوٹے گاؤں میں یہ عجیب تحفہ تھا۔ اس کا چرچا ہوا تو اکثر لوگوں کو اس کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ حضرت اقدسؑ نے سوچا کہ یہ لوگ تو بطور کھیل اور عجوبہ کے اس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ بہتر ہو کہ ہم اس سے اپنا کام لیں اور انہیں تبلیغ کریں۔ اور قرآن مجید اور پرانی نظمیں اس میں ریکارڈ کرنے کو فرمایا اور خود حضور نے چند منٹ میں چند اشعار کی نظم تیار کر کے دی اور لالہ جی موصوف کو حضور نے چٹھی لکھی ۲۰؍نومبر ۱۹۰۱ء کو کہ آپ اور لالہ ملاوا مل اور پانچ سات اور افراد آنا چاہیں آ جائیں۔ فونوگراف منگوایا گیا ہے۔ ہر روز فرصت نہیں ملتی۔ اس وقت فرصت نکالی ہے جلد آنا چاہیئے۔

لالہ جی اور آریہ سماج کا سیکرٹری اور بہت سے ہندو اور مسلمان آئے۔ دار المسیح کے بالاخانہ کے صحن میں شام ساڑھے چار پانچ بجے یہ تقریب ہوئی۔ لالہ جی کو قریب بٹھلایا گیا۔ پہلے منشی نواب خان صاحب ثاقب مالیر کوٹلوی نے ایک فارسی نظم پڑھی تھی سنائی گئی۔ پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی آواز میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ نظم سنائی گئی۔

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دلِ پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے
باہر اگر نہیں دلِ مُردہ غلاف سے
حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے
وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو
تائیدِ حق نہ ہو مددِ آسماں نہ ہو
مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نور سے تہی ہے خدا سے وہ دیں نہیں
دینِ خدا وہی ہے جو دریائے نور ہے
جو اُس سے دور ہے وہ خدا سے بھی دور ہے
دینِ خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا
جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں اُن میں کچھ بھی دم
دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم
وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں

یہ شعر دوبارہ سنائے گئے۔ احمدی احباب کی ایمان میں ترقی اور تازگی کا موجب ہوئے اور ان کے چہروں سے خوشی اور لذت کے آثار نمایاں تھے۔

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی آواز میں حضرت اقدسؑ کی فارسی نظم

عجب نوریست در جانِ محمدؐ

سنے گئے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ خلیفہ اوّل کا وعظ سورۃ العصر کے بارے میں سنایا گیا۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی تلاوت قرآن مجید بھی۔

(اصحاب احمد جلد دوم صفحہ ۷۶ تا ۸۰)

مالی مشکلات

حضرت اقدسؑ کے زمانہ میں گنتی کے چند افراد کے سوا قریباً تمام احمدی غریب طبقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضورؑ کے وصال سے تیس سال بعد تک صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت اچھی نہیں تھی۔ اب تو ایک احمدی نے امریکہ میں وہاں کی ایک مسجد کی تعمیر کے سارے خرچ کے لئے چونسٹھ لاکھ روپے کی زمین پیش کر دی ہے لیکن حضرت اقدسؑ کے زمانہ میں معمولی رقم مطلوب ہوتی تو فکرمندی ہوتی۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے کچھ حصہ کے لئے رقم نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو حضرت اُمّ المومنین کا زیور فروخت وغیرہ کرنے کے لئے کہنا پڑا۔ اب بفضلہ تعالیٰ جماعتی کاموں کے لئے بغیر وقت کے سالانہ کروڑوں روپے جمع ہوتے ہیں۔ اور خرچ ہو رہے ہیں۔ ایک دفعہ ایک دوست کے مقدمہ میں بریت کے لئے حضور نے جنگل میں جا کر دعا کی جس نے پچاس روپے بری ہونے پر دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ایک وجہ دعا کی یہ تھی کہ روپیہ کی ضرورت تھی۔ ایک دفعہ ایک دوست کو بیس روپے بھجوانے کے لئے بار بار لکھا جو وہ ہر ماہ بھجواتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے نقشہ تیار ہو رہا تھا۔ اینٹیں بن رہی تھیں۔ بنیادیں کھودی جا رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشورہ کے لئے چند احباب کو جمع کیا تھا۔ حضرت حکیم میر حسام الدین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا کہ اس کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپیہ درکار ہے۔ حضرت صاحبؑ بار بار فرمانے لگے کہ کوئی ایسی تجویز بتائیں کہ روپیہ اس سے کم خرچ ہو۔ ہماری جماعت کمزور ہے۔ دس ہزار روپیہ کہاں دے سکے گی۔

(الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ کالم ۳)

چنانچہ منارہ بعد میں تعمیر ہوا۔

جماعتی حالت ۱۹۰۰ء میں ایسی تھی کہ قادیان کے مدرسہ کی مدد کے لئے کئی بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جماعت کو توجہ دلانا پڑتی تھی۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کو مدرسہ کا ڈائرکٹر بنایا گیا۔ انہوں نے یہ تجویز نکالی کہ جو شخص پانچ روپے ماہوار چندہ مدرسہ دے اُسے بطور ٹرسٹی شمار کیا جائیگا۔ اس وقت صرف چار احباب پانچ روپے ماہوار اور حضرت خلیفہ اوّلؓ دس روپے ماہوار دیتے رہے تھے۔ لیکن دو ماہ میں ٹرسٹی صرف بیس ہو گئے اور بیس ہی اور مطلوب تھے تا خرچ چل سکے۔ پس حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے یہ تجویز کی کہ ہر ٹرسٹی ایک ایک ہمدرد بنائے جو دو روپے ماہوار کی اعانت کرے۔ پھر وہ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت اقدسؑ نے مدرسہ اور دیگر ضروریات کے لئے ایک مؤثر تقریر فرمائی اور بتایا کہ ہر بیعت کنندہ پر چندہ میں شامل ہونا فرض ہے نیز لکھتے ہیں کہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ نے قادیان آ کر تیس روپے کے قریب چندہ جمع کیا۔ ان دنوں سے چندہ مدرسہ ہر روز کچھ نہ کچھ آ جاتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے خارق عادت امر۔

(اصحاب احمد جلد دوم۔ صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۰)

توکل علی اللہ

حضور علیہ السلام کی صداقت پر یہ امر دلیل ہے کہ جب آپؑ کا وصال ہوا تو آپؑ کے اہلبیت نے کمال صبر کا نمونہ دکھلایا چنانچہ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ اپنی ڈائری میں رقم فرماتے ہیں کہ

”حضرت اُمّ المومنینؓ نے وہ صبر دکھلایا کہ باید و شاید۔ جب حضرت اقدسؑ کا دمِ واپسیں تھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ ”اے اللہ! یہ تو ہمیں چھوڑتا ہے تو ہمیں نہ چھوڑیو۔“ اور جب حضرت اقدسؑ نے انتقال فرمایا تو فرمایا ”اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ“ اور بس خاموش ہو گئیں اور کسی کو رونے نہیں دیا۔“

(اصحاب احمد جلد دوم۔ صفحہ ۵۸۷)

حضرت اُم المومنینؓ کے لئے یہ سانحہ دیگر اُمور کے علاوہ دنیوی لحاظ سے مصائب کے پہاڑ گرانے کے مترادف تھا۔ بڑا بیٹا ساڑھے اُنیس سال کا تھا۔ باقی اولاد چار سال سے پندرہ سال کی عمر تک کی تھی۔ ان بچوں کے نانا بوڑھے اور عرصہ سے پنشن یاب تھے۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وصال سے ایک روز پہلے شام کو فٹن پر حضورؑ باغ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ تو مجھ فرمایا "میاں عبدالرحمٰن! اس گاڑی والے سے کہدیں اور اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک روپیہ ہے وہ ہمیں صرف اتنی دور لے جائے کہ ہم اسی روپیہ کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں۔"
(اصحاب احمد جلد نہم صفحہ ۲۷۸)

ایک دنیادار خاتون ہوتی تو وہ ایسے وقت میں دو صدموں کو کیا صبر دلاتی خود دو صدموں کے لئے عرصہ دراز تک کے لئے صبر آزما ہو جاتی۔ واقعی اللہ تعالیٰ کے الہام سے جو یہ شادی ہوئی واقعی ایک نبی کے شایان شان تھی۔

حضورؑ کو اپنی وفات سے کوئی تین سال پہلے سے بار بار الہاماً بتایا جا رہا تھا کہ اب آپ کی وفات کا وقت قریب ہے۔ لیکن حضور نے اپنے اہل و عیال کے مستقبل میں پرورش کے لئے کوئی روپیہ جمع نہیں کیا۔ کوئی وصیت نہیں کی۔ حضور کی مبشرہ اولاد اور اہلبیت منجانب اللہ مجیب توکل اور استغناء اور توحید کے مقام پر فائز کئے گئے تھے۔ ان کا صبر و سکون کا نمونہ اور جزع فزع سے دوری کا اُسوہ قابل صد ستائش ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ

"ہم اور جماعت احمدیہ کے نوجوان تک حضرت اقدسؑ کے مقام کی وجہ سے یہ سمجھتے تھے کہ ہم آپؑ کی زندگی میں فوت ہوں اور حضور ہمارا جنازہ پڑھائیں۔

حضورؑ کے وصال کے بعد بعض اقارب نے والدہ صاحبہ کو یہ مشورہ دیا کہ آپ مطالبہ کریں کہ چندے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہی آتے ہیں اس لئے اُن میں ہمارا حصہ مقرر ہونا چاہیئے۔ گو میں اُس وقت بچہ تھا لیکن مجھے یہ مشورہ اتنا بُرا معلوم ہوا کہ میں نے کمرہ کے باہر ٹہلنا شروع کیا کہ موقعہ ملنے پر والدہ صاحبہ سے بات کروں۔ سو میں نے کہا کہ کیا یہ چندے ہماری جائیداد تھی؟ یہ تو خدا تعالیٰ کے دین کے لئے ہیں۔ ان میں سے حصہ لینے کا کس کو کیا حق ہے؟

پھر بعض نے ہمارے خاندان کے لئے گزارے مقرر کرنے کی تجویز کی۔ میں نے کہا کہ ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم انسانوں کے محتاج کیوں ہوں؟ اُس وقت ہماری جائیداد پراگندہ حالت میں تھی اور حضرت اقدسؑ نے جائیداد کی طرف توجہ نہ کی تھی۔ مگر میرے نفس نے یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ جو انتظام کریگا اسے ہی منظور کروں گا۔

پھر اس دوست نے پوچھا کہ گزارہ کی کیا صورت ہوگی۔ میں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہمیں زندہ رکھنے کا ہوگا تو وہ خود انتظام کردے گا اور اگر اُس نے مارنا ہے تو وہ موت زیادہ اچھی ہے جو اس کے منشاء کے تحت ہو۔

آخر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ ہم آپ لوگوں کو اپنے پاس سے کچھ پیش نہیں کرتے ہم نے حضرت اقدسؑ کے ایک الہام کے مطابق گزارہ کی تجویز کی ہے۔ سو حضرت خلیفہ اولؓ کی اس بات پر ہمیں یہ مالی پیشکش قبول کرنا پڑی۔"
(الفضل ۸ نومبر ۱۹۳۹ء صفحہ ۸)

تطہیر قلوب

انبیاء دلوں کو پاک کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال بیان کی جاتی ہے۔ حضرت میر حامد شاہ صاحبؓ سیالکوٹ کے ایک معزز خاندان کے فرد تھے۔ علامہ اقبال کے مشہور اُستاد شمس العلماء میر حسن صاحب اسی خاندان میں سے تھے۔

میر حامد شاہ صاحب کے بیٹے سے ایک شخص کی لڑائی ہوگئی۔ اس بیٹے نے مکہ مارا اور وہ شخص فوت ہوگیا۔ چونکہ مقتول کی زیادتی کی وجہ سے لڑائی ہوئی تھی اس لئے لوگوں کی ہمدردی قاتل سے تھی۔ لیکن انگریز ڈپٹی کمشنر ایسے حاکموں میں سے تھا جو قصور ہو یا نہ رُعب قائم کرنے کے لئے سزا دینا چاہتے ہیں۔ اُس نے میر صاحب سے پوچھے پر میر صاحب نے کہا کہ سُنا ہے میرے بیٹے سے قتل ہوا ہے اُس نے کہا کہ پھر اُسے کہیں اقرار کرلے تاکہ لوگ جان لیں کہ ہم کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ میر صاحب ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ آپ

۲۲ نے اپنے بیٹے کو اقرار کر لینے کو کہا۔ لوگوں نے کہا بھی کہ کیوں اپنے جوان بیٹے کو پھانسی لگوانا چاہتے ہو لیکن میر صاحب نے کہا کہ اس دُنیا کی سزا اگلی دُنیا کی سزا سے زیادہ سخت ہے۔ اس نے اقرار کر لیا لیکن خدا کی قدرت مجسٹریٹ کرکٹ کا کھلاڑی تھا اور یہ نوجوان بھی اور مجسٹریٹ کو حقیقت معلوم ہو چکی تھی اس نے پولیس پر ایسی جرح کی کہ اس لڑکے کی بریت ثابت ہوگئی اور بغیر بیان لئے اس نوجوان کو مجسٹریٹ نے رہا کر دیا۔
(الفضل ۲۶ اگست ۱۹۴۶ء صفحہ ۷)
(باقی)

دو معصوم بچوں کا اندوہناک سانحہ ارتحال

قادیان ۱۰ مئی۔ یہ خبر قارئین کرام تک نہایت درجہ افسوس کے ساتھ پہنچائی جا رہی ہے کہ قادیان میں دو معصوم بچے عزیز تبریز احمد و عزیز خالد احمد بعمر قریب ۵/۶ سال جو علی الترتیب مکرم عبدالمومن صاحب مالاباری اور مکرم رشید احمد صاحب منگلانہ کے بیٹے تھے مورخہ ۵/۸/۸۴ کو مکرم طیب علی صاحب بنگالی کے مکان کے عقب میں واقع زنانہ جلسہ گاہ کے ایک طرف ایک فلش پٹ میں گر کر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

دونوں بچے اکثر اکٹھے کھیلتے رہتے تھے۔ مورخہ ۵/۸/۸۴ کی شام جب یہ بچے گھروں میں نہ پہنچے تو تلاش شروع کی گئی۔ سب سے پہلے محلہ احمدیہ میں پھر پورے شہر میں رات بارہ بجے تک تلاش کیا گیا۔ اگلے روز قادیان کے اردگرد مختلف دیہات میں تلاش کیا گیا آل انڈیا ریڈیو جالندھر سے بھی خبر نشر کروائی گئی لیکن بچے نہ ملے قبل از مغرب دونوں بچوں میں سے ایک بچے کی ایک چپل زنانہ جلسہ گاہ میں سے ملی جس سے یہ قیاس کیا گیا کہ دونوں بچوں کو قریب میں ہی کوئی حادثہ پیش آیا ہے چنانچہ ڈھاب کے کنارے اور ویران کنوؤں میں تلاش کیا گیا اسی اثناء میں زنانہ جلسہ گاہ میں فلش پٹ کی چھت ایک طرف سے ٹوٹی ہوئی پائی گئی۔ چنانچہ ٹارچ کے ذریعہ دیکھنے پر دونوں بچوں کی لاشیں اُس میں تیرتی ہوئی پائی گئیں۔ اس حادثہ کی اطلاع مقامی پولیس کو دی گئی۔ اور بعد تکمیل قانونی کارروائی محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں دونوں بچوں کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ نعشوں کو عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبریں تیار ہو جانے پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کے والدین اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا کرے۔ آمین (ادارہ)

دُعائے مغفرت

افسوس والدہ محترمہ مکرم محمد منور صاحب راتھر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ہاری پاری گام بتاریخ ۱۷ اپریل ۱۹۸۴ء بعمر ۷۵ سال داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند منکسر المزاج اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھی۔ آپ نے آخر وقت تک احمدیت کے ساتھ وابستگی رکھی سلسلہ کے مہمانوں کا بہت احترام کرتی تھیں۔ اور نہایت سخی خاتون تھیں۔ مرحومہ محترم غلام احمد صاحب راتھر سابق صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام کی بیوہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار
شیخ عبدالعلی معلم وقف جدید ہاری پاری گام

بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے! (مینیجر بدر)

رمضان المبارک کے چند اہم مسائل

جاوید اقبال اختر نائب ایڈیٹر بدر

ماہ رمضان المبارک بے پناہ برکتیں اور رحمتیں لئے ہوئے شروع ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ سب مومنین کو اِس کی برکات سے وافر حصّہ پانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

روزہ پانچ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے۔ جس کی فرضیت قرآن کریم نے نہایت واضح الفاظ میں فرما دی ہے۔ اِس ماہ کی عظمت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد سے ثابت ہے کہ

اِذا دخل رمضان فُتِحَتْ اَبْواب الجنّۃ وغُلِّقت ابواب جھنّم

یعنی ماہ رمضان کے شروع ہوتے ہی جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اِس موقعہ پر روزہ کے چند اہم مسائل افادہ احباب کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔

★ ماہ رمضان المبارک میں ہر عاقل بالغ اور صحتمند مسلمان جو اپنے اہل میں موجود ہو کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی صورت یہ ہے کہ پَو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان نہ ہی کوئی چیز کھائے اور نہ ہی پئے۔ اور نہ ہی مخصوص تعلقات کی طرف رجوع کرے۔ جو شخص مُسافر یا بیمار ہو وہ ماہِ رمضان میں روزے نہ رکھے۔ بلکہ اور دِنوں میں یہ چھُٹے ہوئے روزے پورے کئے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ

تسحّروا فانّ فِی السُّحورِ برکۃً۔

یعنی سحری کیا کرو کیونکہ سحری کے نتیجہ میں روحانی اور جسمانی لحاظ سے کئی قسم کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

ایک دوسرے مقام پر آنحضرت فرماتے ہیں کہ

لا یزالُ النّاس بخیرٍ ما تعجّلوا الفطرَ۔

یعنی جب تک لوگ سورج غروب ہوتے ہی جلد روزہ افطار کرتے رہیں گے اُس وقت تک وہ خیر میں رہیں گے۔ گویا روزہ افطار کرنے کے لئے تاکید کی گئی ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔

★ حاملہ۔ مُرضعہ۔ پیر فرتوت جس کے اعضاء مضمحل ہو چکے ہوں کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اِن کو بعد میں کسی وقت سال کے دوران چھوڑے ہوئے روزے پورے کرنے چاہئیں۔ یا روزانہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ادا کریں۔

★ روزہ کی حالت میں بھول کر اگر کوئی شخص کوئی چیز کھا یا پی لے تو اُس سے روزہ نہیں ٹوٹتا بلکہ روزہ پورا کر لیا جائے لیکن نسیان شرط ہے چنانچہ ارشادِ نبویؐ ہے۔

قال اِذا نَسِیَ فاکَلَ وَشرِبَ فلیتمّ صومہٗ فانّما اطعمَہُ اللّٰہ وسقاہُ۔

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی روزہ دار بھُول کر کھا پی لے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ روزہ مکمل کرے کیونکہ اُس کو خدا تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

★ روزہ کی حالت میں مسواک کرنا۔ غُسل کرنا۔ آئینہ دیکھنا۔ سر اور بدن میں تیل لگانا۔ حجامت کرانا۔ سُرمہ لگانا۔ خوشبو سونگھنا یا لگانا اور اپنی بیوی کا بوسہ لینا جائز ہیں۔ رمضان کی راتوں میں خدا تعالےٰ نے اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت دی ہے کیونکہ روزہ سے مقصود ضبط و اعتدال ہے نہ کہ خواہشات کو ترک کر دینا۔

حیض اور نفاس والی عورتیں ماہ رمضان میں روزے نہ رکھیں بلکہ بعد میں چھوڑے ہوئے روزے پورے کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کے اغراض میں سے ایک یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ

من لم یدع قول الزّورِ والعمل بہٖ فلیس لِلّٰہِ حاجۃٌ ان یدع طعامہٗ وشرابہٗ

یعنی جو شخص جھوٹ اور اُس پر عمل کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو اِس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ یعنی روزہ کا اصل مقصد تو ہر قسم کی لغو باتوں سے پرہیز اور اجتناب ہے پھر جو شخص اِن ایام میں روزہ رکھ کر بھی کذب بیانی سے باز نہیں آتا تو اُس کا کھانا اور پینا چھوڑ دینا خدا تعالےٰ کے نزدیک قطعاً ثواب کا موجب نہیں۔

چھوٹی عُمر کے بچوں کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضؓ فرماتے ہیں کہ

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت نے چھوٹی عُمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ لیکن بلوغت کے قریب اُنہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہیئے۔ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عُمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بے وقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ یہ ظلم ہے۔ کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔"

(تفسیر کبیر سورہ البقرہ صفحہ ۳۸۵)

★ حدیث نبوی صلعم ہے کہ:۔

"الصّیام جُنّۃٌ فلا یرفث ولا یجھل وان امرءٌ قاتلہٗ او شاتمہٗ فلیقل اِنّی صائمٌ مرّتین۔

یعنی روزہ بطور سپر اور ڈھال کے ہے۔ اِس میں نہ کوئی ناپسندیدہ بات کی جائے اور نہ جہالت کی جائے اور اگر کوئی آدمی لڑائی کرے یا گالی دے تو دو مرتبہ یہ جواب دیا جائے کہ مَیں نے تو روزہ رکھا ہے۔ الغرض رمضان میں انسان کو ہر قسم کے لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

★ رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کثرت کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کثرتِ تلاوتِ قرآن بے شمار برکات و فیوض کی حامل ہے۔

★ ماہِ رمضان میں خود روزہ رکھنے کی طرح کسی دوسرے روزہ دار کا روزہ افطار کرانے میں بھی بہت برکت اور ثواب ہے۔ فرمانِ نبوی صلعم ہے۔

من فطر صائمًا فلہٗ مثل اجرہٖ

یعنی جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اُس کے لئے بھی روزہ دار کے برابر اجر و ثواب ہے۔

نمازِ تراویح

رمضان المبارک کی عبادتوں میں سے ایک اہم عبادت نمازِ تراویح بھی ہے۔ یہ نماز یا تو رات کے آخری حصّہ میں سحری اور نمازِ فجر سے قبل پڑھی جائے۔ یہ باجماعت بھی ہو سکتی ہے اور یہی نماز افضل ہے۔ یا پھر عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں کسی حافظِ قرآن یا قاری امام کے پیچھے باجماعت ادا کی جائے۔ ایک حدیثِ نبوی صلعم سے اس کی تعدادِ رکعت کی تعیین ہو جاتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے (آٹھ نوافل اور تین وتر) زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس کے مطابق یہ بابرکت ایام گزارنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

اخبار قادیان

● مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر و صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان مورخہ ۳۰؍۵؍۸۴ کو مع اہل و عیال پاکستان سے واپس بخیریت قادیان آگئے۔

● مقامی طور پر مکرم منہاج الہدیٰ صاحب ایک لمبے عرصہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ مکرم مبارک احمد صاحب اسلم چند روز سے بعارضہ بخار و زرد عرقُ النساء بیمار چلے آرہے ہیں اور مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش بعارضہ تبخیر معدہ بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سب مریضوں کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کریں۔

● مورخہ ۲؍۶؍۸۴ سے رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر پہلے روز سے محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان درسِ قرآن کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ نواب احمد صاحب اور مسجد مبارک میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نمازِ تراویح پڑھا رہے ہیں۔ نیز بعد نماز فجر مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت حدیث کا درس دے رہے ہیں۔ جبکہ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس ۲۲ مدرسہ احمدیہ درس حدیث کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

تمہاری بات نہیں بات ہے زمانے کی

منقولات

جمعہ خاں کے قلم سے

ایک غیر مسلم اقلیت کے لیے صدارتی آرڈیننس کا نفاذ

قرآن مجید سے صرف مسلمان نہیں تمام انسان فیض حاصل کر سکتے ہیں اور اسلام نے حقوق العباد پر زیادہ زور دیا ہے اگر مذہب کی بنیاد پر نفرتوں کے بیج بوئے گئے تو ان کے پھل شیریں نہیں ہو سکتے

سابقہ حکومت نیا آئین بنانے میں مصروف تھی تو قومی اسمبلی میں جماعت اسلامی کے پروفیسر غفور احمد، جمعیت علمائے اسلام کے مولانا مفتی محمود مرحوم اور جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی سمیت کئی دوسرے علماء اور ماہرین اسلامی علوم بھی موجود تھے۔ جب تمام منتخب نمائندوں کی منظوری سے یہ متفقہ آئین تیار ہو گیا اور سب نے اس پر دستخط کر کے اس سے وفادار رہنے کا حلف بھی اُٹھا لیا تو ان منتخب نمائندوں کی جماعتوں نے بھی الگ الگ اپنے اجلاس میں اس دستور پر غور کر کے اس کی توثیق کی ۔ ۱۹۷۳ء کے اس متفقہ دستور کو ایک وفاقی جمہوری اور اسلامی آئین قرار دے کر ملک بھر میں جشن آئین بھی منایا گیا۔

کچھ حقائق کافی تلخ ہوتے ہیں لیکن کسی کو وہ کتنے ہی کڑوے لگیں اُن کی تلخی میں کمی نہیں آتی نہ ہی اُن کو تبدیل کرنا ممکن ہوتا ہے۔ ایسی ہی ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ۱۹۷۳ء کا آئین تیار کرتے وقت کسی طرف سے بھی یہ آواز بلند نہیں کی گئی کہ اس آئین کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ حالانکہ اُس وقت بھی وہ تمام مذہبی جماعتیں موجود تھیں اور علمائے کرام بھی حیات تھے جنہوں نے اس آئین کے نفاذ کے مہینوں بعد احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا سوال اُٹھایا۔ پیپلز پارٹی کو اُس وقت قومی اسمبلی میں بھاری اکثریت حاصل تھی اور وہ چاہتی تو اپنے طور پر اس مطالبہ کی تکمیل کے لئے آئین میں ترمیم کر سکتی تھی۔ اس آئین میں ترمیم کے لئے صرف ایک آئینی طریقہ جائز قرار دیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کم از کم دو تہائی اکثریت ترمیم کو منظور کرے کسی دوسرے طریقہ سے اس آئین میں زیر زبر اور نکتہ بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ سابقہ حکومت اس آئین کو ایک متفقہ دستور کی حیثیت سے برقرار رکھنا چاہتی تھی۔ چنانچہ اُس نے اپنی اکثریت کی بنیاد پر کوئی ترمیم کرنا مناسب خیال نہیں کیا اور احمدیوں کا مسئلہ پورے ایوان کے سامنے رکھ کر اپنی جماعت کے ارکان کو بھی اس مسئلہ پر بالکل آزاد کر دیا تاکہ وہ اپنے ذاتی افکار و عقائد کی روشنی میں کوئی بہتر فیصلہ کر سکیں۔

قومی اسمبلی نے اس مسئلہ پر کئی روز تک غور کیا اور کافی بحث کے بعد بھاری اکثریت نے یہ فیصلہ کیا کہ احمدیوں، قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق ۱۹۷۳ء کے آئین میں ترمیم کر دی گئی اور مذکورہ بالا افراد غیر مسلم اقلیت قرار دیدیئے گئے۔

آئین میں مذکورہ ترمیم کے بعد ختم نبوتؐ کے نام سے کام کرنے والی تنظیمیں خود بخود غیر مؤثر ہو گئیں اور اُن کی سرگرمیاں بھی بند ہو گئیں۔ تھیں آئینی ترمیم کے کم و بیش تین سال بعد سابقہ حکومت کا زوال ہو گیا۔ اور مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ سابقہ حکومت کے آخری تین سالوں اور موجودہ حکومت کے پہلے چھ سالوں کے دوران ختم نبوتؐ کا مسئلہ دوبارہ نہیں اُٹھا۔ لیکن چند ماہ قبل اس مسئلہ نے دوبارہ شدت اختیار کی۔ از سر نو مجالس ختم نبوتؐ قائم کی گئیں اور ان کے زیر اہتمام مذہبی اجتماع شروع ہوئے جن میں مختلف قرار دادوں کے ذریعہ فوجی حکومت تک کئی مطالبات پہنچائے گئے۔ اس سے قبل یہ واقعہ ہو چکا تھا کہ جنرل ضیاء نے جب مارشل لا کے تحت عبوری آئین کا حکم نافذ کیا تو اس میں ۱۹۷۳ء کے دستور کی وہ دفعہ شامل ہونے سے رہ گئی تھی جو احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے متعلق تھی جس کا علمائے کرام نے نوٹس لیا اور علماء کا ایک وفد بھی جنرل ضیاء سے ملا۔ اس ملاقات کے بعد عبوری آئین میں بھی احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی دفعہ شامل کر دی گئی۔ گذشتہ دو ماہ میں ختم نبوتؐ کے مسئلہ پر جو اجتماع ہوئے اور ان میں جو مطالبات اُٹھائے گئے موجودہ حکومت نے ان پر غور کرنے کے بعد ایک آرڈیننس نافذ کیا جس کے تحت یہ پابندی لگا دی گئی۔ کہ احمدی جماعت کے افراد جو آئین کے تحت غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جا چکے ہیں اذان نہیں دیں گے اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہیں گے خود کو مسلمان ظاہر نہیں کریں گے نہ ہی غیر احمدیوں کو احمدی بننے کی دعوت دیں گے۔ اس صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی پر فوری طور سے گرفتاری عمل میں آ سکتی ہے۔ پولیس کو ملزم کی ضمانت قبول نہ کرنے کا پابند کیا گیا ہے اور ملزم پر اگر جرم ثابت ہو جائے تو اس کو تین سال تک قید اور جرمانے کی سزا دی جا سکتی ہے۔

ختم نبوتؐ کی تحریک چلانے والوں نے اس آرڈیننس پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور راولپنڈی کے مرکزی اجتماع نے سب سے پہلے اس فیصلہ کا اعلان کیا ہے کہ یکم مئی سے احمدیوں کی عبادت گاہیں تباہ کرنے کا جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کو فوری طور پر ملتوی کیا جاتا ہے۔ اسی اجتماع میں یہ قرار داد بھی منظور کی گئی ہے کہ احمدیوں کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کو ملازمتوں سے نکال دیا جائے۔

احمدیوں کے مسئلہ پر جنرل ضیاء نے حال ہی میں کئی بار اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ ان کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ احمدی غیر مسلم اقلیت ہیں اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک اسلامی مملکت میں تمام اقلیتوں کا مراعات یافتہ طبقہ میں شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ اقلیتوں کو تمام حقوق حاصل رہیں گے اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اُن کی جان و مال کا تحفظ کرے۔

ہماری مذہبی کتابیں یہ بتاتی ہیں کہ حبیب خدا پیغمبر آخر الزماں صلعم نے ایک مرتبہ کسی یہودی سے کچھ قرضہ لیا تھا وہ جب قرضہ لینے کے لئے آیا تو اُس نے غصہ اور بدکلامی کا مظاہرہ کیا۔ جس پر صحابہ کرامؓ مشتعل ہو گئے مگر پیغمبر اسلام نے ان کو صبر و ضبط کی تلقین کی اور فرمایا کہ یہ شخص جس تلخی کا اظہار کر رہا ہے وہ اس کا حق ہے۔ آپؐ نے ایک مرتبہ عیسائیوں کے ایک وفد کو مدینہ منورہ میں ٹھہرایا اور ان کو مسلمانوں کی مقدس مسجد میں اپنے طریقہ کے مطابق عبادت کی اجازت بھی دی۔ غیر مسلموں اور اقلیتوں کے ساتھ نبی آخر الزماں صلعم نے جو سلوک کیا وہ تمام مسلمانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور کسی بھی سچے مسلمان کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ سنت نبویؐ پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دے۔ یا ایسا عمل کرے جسے اللہ اور اس کے رسولؐ نے ناپسند فرمایا۔

اسلام کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک حصہ حقوق اللہ پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ حقوق العباد پر مشتمل ہے۔ جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے بہت سے جید علمائے کرام کی متفقہ رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ کے حقوق ادا نہ کرے تو اللہ رحمان رحیم اور کریم ہے۔ اس لئے درگذر سے کام لے سکتا ہے۔ لیکن حقوق العباد کے معاملہ میں وہ فرماتا ہے کہ اگر تم کسی کی دل آزاری کرو گے کسی پر ظلم کرو گے۔ کسی کا حق چھینو گے اور کسی کو پریشان کرو گے تو وہ معاف کرے تو کرے میں معافی نہیں دونگا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ حقوق العباد ادا نہ کرنے والوں کو معافی دینے کی قدرت نہیں رکھتا یقیناً وہ قدرت والا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے مگر اس کا حکم یہی ہے کہ بندگان خدا کو دکھ نہ دو ورنہ جسے تکلیف دو گے پہلے اسی سے معافی مانگنی ہو گی۔

حقوق العباد کا آسان اُردو ترجمہ ہے بندوں کے حقوق یعنی قرآن کریم نے ہمیں ایک طرف تو یہ بتایا ہے کہ اللہ کے حقوق کیا ہیں؟ اور دوسری طرف یہ بتایا ہے کہ بندوں کے حقوق کیا ہیں؟ یہاں جس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ حقوق العباد کی جگہ حقوق المسلمین یا حقوق المومنین کے الفاظ کیوں استعمال نہیں کئے گئے۔ اس نکتہ سے یہ بات آئینہ کی طرح صاف ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور مومنوں کو صرف مسلمانوں اور مومنوں کے حقوق ادا کرنے کا پابند نہیں کیا بلکہ تمام بندوں کے حقوق ادا کرنے کا پابند کیا ہے جن میں ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، پارسی اور بودھ وغیرہ سب شامل ہیں۔ حقوق العباد کے معاملہ میں مسلم اور غیر مسلم کے فرق کو اس لئے باقی نہیں رکھا گیا کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام بندگان خدا بابا آدمؑ اور اماں حواؑ کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے دُنیا میں رہنے والے تمام لوگ چاہے وہ کسی بھی ملک یا براعظم میں رہتے ہوں اور کوئی بھی مذہب مانتے ہوں ہمارے بھائی ہیں۔ اللہ کا حکم ہے کہ ہم اُن سے بھائیوں جیسا سلوک کریں اور کسی بھی انسان کو رنگ، نسل، زبان، مذہب یا عقیدہ کی بنیاد پر تکلیف نہ پہنچائیں اس نکتہ سے اسلام کی آفاقیت اور عالمگیر حیثیت اُبھر کر سامنے آتی ہے۔

قرآن مجید میں جو اللہ کا کلام ہے اور پیغمبر اسلام صلعم کے ذریعہ دُنیا والوں تک پہنچا بہت سی جگہ صرف مسلمانوں اور مومنوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ لیکن بہت سے مقامات پر تمام بندگان خدا یعنی تمام انسانوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ صرف مسلمانوں کا نہیں ہے تمام انسانوں اور تمام مخلوق کا ہے اسی طرح قرآن مجید کے احکام صرف مسلمانوں کو فیض پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ ان احکام سے تمام انسان فیض حاصل کر سکتے ہیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا نہ ہوں۔ کوئی مذہب کسی شخص کو بدی کی طرف نہیں لے جاتا۔ نیکی اور سچائی کی تلقین کرتا ہے۔ نیکی اور سچائی کا راستہ خدا کی طرف لے جاتا ہے۔

چنانچہ کسی بھی مذہب کو ماننے والے اچھے لوگ قابلِ نفرت نہیں ہو سکتے۔

کوئی دیوبندی ہو یا بریلوی، سُنی ہو، شیعہ داؤدی بوہرہ ہو یا اسماعیلی، مسلمان ہو یا ہندو، عیسائی ہو یا سکھ کسی بھی مذہب، فرقے یا عقیدے کے پیروکار اگر خود نیک سیرت ہیں اور دوسروں کے عقائد کا بھی احترام کرتے ہیں تو کوئی ایسی وجہ نہیں ہو سکتی کہ ان کے ساتھ متعصبانہ سلوک کیا جائے۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح اور شہید ملت لیاقت علی خاں سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں تھی کہ جناب ظفر اللہ خاں احمدی ہیں مگر انہوں نے اُن کو وزیر خارجہ بنایا۔ ایک پاکستانی کی حیثیت سے وہ عالمی عدالت کے جج بھی بنے پھر ہمارے ہاں ایک عیسائی جج جناب کارنیلس سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدہ تک پہنچے اور جنرل یحییٰ اُن سے جو نیا آئین بنوا رہے تھے۔ اس کے بارے میں جماعت اسلامی والوں کے یہ بیانات ریکارڈ پر موجود ہیں کہ نہ آئین اسلامی ہوگا۔ تھوڑے عرصہ قبل پروفیسر عبد السلام نے ایک پاکستانی کی حیثیت سے نوبل انعام حاصل کیا۔ بڑے بڑے ملکوں نے اُن کو یہ انعام حاصل کرنے پر اپنے ہاں کے قومی اعزاز بھی دیئے کیا ہم اس بنا پر اُن سے نفرت کا اظہار کریں کہ پروفیسر موصوف کا تعلق احمدی جماعت سے ہے۔

اسلام تنگ نظری اور جنون کا سبق نہیں دیتا۔ اس نے اقلیتوں کے ساتھ رواداری کے مظاہرہ کا درس دیا ہے۔ اس لحاظ سے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ احمدیوں کے اقتصادی و سماجی بائیکاٹ کا جو مطالبہ کیا گیا ہے یا اُن کو ملازمتوں سے محروم کرنے کا جو مطالبہ کیا جارہا ہے وہ قرآنِ مجید کی کون سی آیت یا کونسی حدیث شریف کے عین مطابق قرار دیا جائے۔

اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض کر لیا جائے کہ پاکستان میں موجود چند ہزار یا چند لاکھ احمدی اسلام کے لئے یا پاکستان کے لئے فتنہ ہیں تو بالکل سیدھی اور صاف بات یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق شریعت کورٹ میں جو پہلے سے ہمارے ہاں موجود ہے ان کے خلاف الزامات ثابت کرکے اُن کو فتنہ انگیزی سے باز رہنے کا پابند کر دیا جائے۔ اسلام دشمن کارروائیوں پر قتل کر دیا جائے یا پھر اُن کو پاکستان سے نکل جانے کا حکم دیدیا جائے۔

آج یہ کہا جارہا ہے کہ احمدیوں کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اُن کو ملازمتوں سے نکال دیا جائے۔ کل دوسری اقلیتوں کے بارے میں بھی یہی مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ پھر مسلم فرقوں کے درمیان بالادستی کی جنگ شروع ہو سکتی ہے۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ اس فرقہ وارانہ جنگ کے نتیجہ میں کتنے فرقوں کے افراد کو پاکستان چھوڑنا پڑے گا۔ اگر ہم کسی ملک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہبی عقائد پر عمل نہ کر سکیں اور ہمیں اپنے مذہبی عقائد پر کاربند رہنے کے باعث جان و مال کا خطرہ ہو جس سے محفوظ رہنا ممکن نہ رہے تو پھر اُس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ اس ملک کو چھوڑ دیا جائے۔ اور ہجرت کی جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ مذہب کی بنیاد پر نفرت کے بیج کیوں بوئے جا رہے ہیں اور اُن کے پھل کس طرح شیریں ہو سکتے ہیں۔ (روزنامہ "امن" کراچی ۲ مئی ۸۴ء)

ایک استقبالیہ۔ ایک آرڈیننس

"شہریوں کی جانب سے دیئے گئے استقبالیوں میں سب سے زیادہ پُر لطف استقبالیہ وہ تھا جو سعودی عرب کے ولی عہد عبد اللہ بن عبد العزیز کے اعزاز میں دیا گیا۔ اور جس میں اخبار نویسوں کو دو فقروں پر مشتمل خبر بھیجنے کی بھی کوئی جلدی نہ تھی۔ ایک فقرے میں اس عظیم تقریب کے انعقاد پر تشکر، اور دوسرے میں اُس کے کردار راسخ کی توثیق۔ جیسے ہم سب جانتے ہیں۔

اس دورہ کے بعد ایک آرڈیننس کا نفاذ ہُوا۔ اور پھر ہر جہت سے اس معرکہ کی غیر معمولی تشہیر کی گئی۔ اور اخبارات نے شہ سرخیاں جمائیں۔ "ایک اور وعدہ پورا ہو گیا" "اسلامائزیشن کی طرف ایک اور بڑا قدم" آزادی کے بعد اُن مذہبی تفرقہ بازوں نے — اینٹی قادیانی جذبات کو ایک سے زائد بار اُبھارا ہے۔ جو قائد اعظم کی زندگی میں اپنا سر نہ اُٹھا سکے تھے۔ ان کے وصال کے فوراً بعد انہوں نے اشتعال کے شعلوں کو ہوا دی۔ جو لاہور کی طرف بڑھے۔ اور پھر اس شہر نے مارشل لاء کا پہلا مزہ چکھا جس کے نفاذ سے پہلے کئی پاکستانیوں کی جانوں اور مالوں کا اتلاف ہو چکا تھا اس سارے ڈرامے کو مرحوم جسٹس محمد منیر اور مرحوم جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی کی تحقیقاتی رپورٹ میں شامل کر لیا گیا۔

ترمیم — پھر وہ لوگ جو ۷۳ء کے آئین کو سبوتاژ کرنے کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے ملک کے اس بنیادی قانون کے نفاذ کے فوراً بعد یہ مسئلہ کھڑا کر دیا۔ چنانچہ سابقہ حکومت کو اس آئین میں ایک ترمیم کرنا پڑی۔ جس کی رُو سے قادیانیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دے دیا گیا۔ مگر محض تھوڑی مدت کے لئے ہی یہ مسئلہ دب سکا۔ اس سال علماء نے پھر ایک بار اکٹھے ہو کر تازہ مطالبات کرنے شروع کر دیئے۔ واضح طور پر اس فرقہ وارانہ مسئلہ کو شائع ہونے کی اجازت دے دی گئی۔ حتیٰ کہ چند سانحات رونما ہوئے۔ ایک جان گئی اور دو مقامات پر اس غیر مسلم اقلیت کی عبادت گاہوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا — ایسا پہلے کبھی نہ ہُوا تھا۔

سیمینار کے بعد — اتفاق کی بات ہے کہ آتش زدگی کے یہ واقعات لاہور میں "قومی یک جہتی" پر منعقدہ سیمینار میں کی گئی فصیح و بلیغ تقریروں کے بعد رونما ہوئے۔ مذہبی اور فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے کے عمل کا ایک از حد تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ نہ سرکاری اور نہ غیر سرکاری اخبارات نے مذہبی تشدد کا شکار ہونے والے افراد کی حمایت میں ایک لفظ بھی تحریر نہیں کیا۔

کیا اکثریت کو مذہبی تشدد کرنے کا عام حق حاصل ہے؟

قادیانیوں کے خلاف نہایت شدت کے ساتھ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے اس میں سے کچھ درست بھی ہو۔ لیکن کیا ہمیں باور کر لینا چاہیئے کہ ساری جماعت ہی ففتھ کالم پر مشتمل ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ — لاکھوں افراد پر مشتمل سبوتاژ کرنے والا ایک منظم گروہ؟

یہ ایک اندوہناک امر ہے۔ کہ کچھ اخبارات نے اپنے اداریوں میں تفرقہ پر مبنی مطالبات کی حمایت کی ہے۔ ان مطالبات میں قادیانیوں کو سرکاری اداروں میں کلیدی آسامیوں پر فائز نہ کرنے اور اُن کی عبادت گاہوں کی حیثیت زبردستی بدل دینا بھی ہے — (قانون کی رُو سے لفظ مسجد کا استعمال پہلے سے روک دیا گیا ہے) نیز ان مطالبات میں جماعت سے منسلک افراد کا سوشل بائیکاٹ بھی شامل ہے۔

مذہبی فرقہ واریت کی سرکاری سطح پر حمایت ایسی قوم کے لئے تباہ کن ہوگی۔ جو پہلے ہی دو لخت ہو چکی ہے۔ جس سے مفاد پرستوں کی بن آئے گی۔ بہتر ہو کہ اس مسئلہ کو اپنے دُور رس مفادات کے پیشِ نظر بند کر دیا جائے۔"

ترجمہ:۔ نعیم بیرلاس (لاہور)

صدارتی آرڈیننس کے بارہ میں بیگم نسیم ولی خان کے بیانات

(۱):۔ لاہور سٹاف رپورٹر — بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے سے ان کی نظر میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ ان کے حقوق دیگر لوگوں کے برابر ہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پارٹی سیکولر نظام حکومت کی قائل ہے۔ اس لئے اُن کے نزدیک سب برابر حقوق کے مستحق ہیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۷ مئی ۸۴ء)

(۲):۔ نیز شیخوپورہ بار روم میں وکلاء سے خطاب کے دوران یہ کہا کہ قادیانیوں کے خلاف حالیہ آرڈیننس اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ مُلک کے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹائی جائے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۷ مئی ۸۴ء)

قابلِ تقلید نمونہ

جوبلی فنڈ کے وعدہ جات اور وصولی کے لئے نظارت بیت المال آمد کی طرف سے مکرم سید نصیر الدین صاحب، کو بھجوایا گیا تھا۔ انکی رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ سورو کی ایک بچی عزیزہ رشید احمد نے مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔ اور ادائیگی کی پہلی قسط کے طور پر اپنی H.M.T. کی گھڑی پیش کر دی ہے۔ اسی طرح دوسری بچی عزیزہ امۃ النور صاحبہ نے پہنے ہوئے سونے کا زیور اُتار کر ادائیگی کر دی ہے۔ اور ایک مثال قائم کر دی ہے اللہ تعالیٰ انکے اموال و اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تارکِ نماز

جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اُس کو یقین دلاتا ہوں کہ اُس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اُسے پیش آجائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائیگا۔ اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (ارشاد مصلح موعودؓ) (الفضل ۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)

مضافاتِ قادیان میں توسیعِ تبلیغ کیلئے مالی تعاون کی اپیل

از محترم حضرت امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک ہی فرمان کے مطابق مضافاتِ قادیان میں بسنے ہوئے مسلمانوں میں مؤثر رنگ میں تبلیغ و تربیت کی اہم امارت مقامی قادیان کی زیر نگرانی گذشتہ سال میں شروع کی گئی تھی۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے تعاون سے ایک باقاعدہ پروگرام کے تحت تبلیغی و تربیتی مساعی شروع کی گئیں۔ احباب جماعت قادیان کے مخلص انصار و خدام نے اس میں دلی ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ اور چھوٹے چھوٹے دیہات میں جا کر کام شروع کیا۔ شروع میں یہ حلقہ صرف چھ میل کے ریڈیس میں تھا مگر جیسے جیسے کام تیز تر ہوتا گیا ہماری تبلیغی مساعی کا حلقہ بھی وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ اور اب تو یہ حلقہ پچاس ساٹھ کلو میٹر کے ریڈیس تک ممتد ہو چکا ہے۔

احباب کو بخوبی علم ہے کہ ایسے کاموں کے لئے پیسہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ لوکل انجمن نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے مالی تعاون حاصل کیا اور مقامی افراد نے بھی لوکل فنڈ میں حصہ لیا۔ اور یہ کام چلتا رہا۔ ہمارے رب کریم نے خاص فضل فرمایا اور حضور کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے جلد پچاس افراد تک یا اس سے زائد بیعتیں ہوئیں۔ فالحمد للہ۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان سب نو احمدی احباب کو استقامت عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہ دسمبر ۱۹۸۳ء تک کی تبلیغی مساعی کی رپورٹ پیش ہونے پر کام کی وسعت اور مقامی جماعت کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھارت کی تمام احمدیہ جماعتوں کے افراد کو اس کارِ خیر میں حصہ لینے کا اور اس ثواب میں شامل ہونے کی تحریک ان الفاظ میں فرمائی ہے:۔

"فنڈ مہیا کریں ہندوستان کی جماعتوں کو متوجہ کریں کہ اللہ اس قدر فضل فرما رہا ہے وہ بھی ہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہوں۔ اور مالی قربانی کے ذریعہ اس عظیم الشان تحریک میں اپنا حصہ ڈال کر اللہ کے فضلوں کے وارث بنایں۔ مجھے امید ہے کہ تمام ہندوستان سے اس غرض سے بآسانی ایک لاکھ روپیہ یا زائد وصول ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔"

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۰؍۵؍۸۴ کو لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قادیان کے مضافات میں تبلیغ کا ذکر نہایت اچھے انداز میں فرمایا کہ جماعت قادیان کوشش کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو بار آور کر رہا ہے اور پھل لگ رہے ہیں۔

اس سلسلہ میں جماعتوں کے امراء/صدر صاحبان کو امارت مقامی قادیان کی طرف سے چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ دفتر محاسب میں "مقامی تبلیغ" کے نام سے ایک امانت کھول دی گئی ہے۔ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ حضور کے فرمان کے مطابق ہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے دل کھول کر اس کارِ خیر میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں اپنے فضل سے بہت برکت عطا فرمائے۔ اور آپ کے ایمان و اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد

امیر جماعت احمدیہ قادیان

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ان کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں دیگر عبادتوں کے علاوہ کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بڑھ کر صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو نیز ضعف پیری یا کسی دوسری شرعی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فدیہ ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلایا جائے۔ اور یہ صورت بھی ہو سکتی ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ ان کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کی خواہشمند ہوں وہ ایسی مجملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

ضروری اعلان دار القضاء

جماعت ہائے احمدیہ میں مقامی قاضی صاحبان کے تقرر کا طریق

مقامی صدر/ یا امیر مقامی قاضی کے عہدہ کے لئے اپنی جماعت کے اہل اصحاب کے کچھ نام تجویز کر کے ناظم دار القضاء کو بھجوائیں۔ نا ان میں سے مناسب کا تقرر کیا جائے۔ نام تحریر کرتے وقت ان امور کی وضاحت ضروری ہے۔

۱۔ مکمل نام، پتہ۔ تعلیمی کوائف۔ پیشہ۔ عمر۔

علم قانون اور فقہ سے کس حد تک آگاہ ہیں۔

اگر سابقہ تجربہ ہو تو اس کا ذکر بھی کریں۔

ناظم دار القضاء قادیان

دُعائے مغفرت

جماعت احمدیہ مدراس کے ایک سرگرم رکن اور سابق صدر مکرم ایم۔ کے۔ ایس۔ محی الدین علی صاحب مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۸۴ء شام کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی وفات سے جماعت احمدیہ مدراس میں بہت بڑا خلا واقع ہوا ہے۔ مرحوم سلسلہ کے کاموں میں ہمہ وقت مصروف رہا کرتے تھے۔ تامل زبان میں تقریر کا بہت اچھا ملکہ حاصل تھا۔ ۳ سال تک مسلسل جماعت کی صدارت سنبھال کر بہت حسن و خوبی سے ۱۹۴۲ء سے جماعتی فرائض ادا کرتے رہے۔

قبول احمدیت سے قبل مختلف سیاسی پارٹیوں کے سرگرم لیڈر رہ چکے ہیں لیکن جوں ہی احمدیت کو قبول کیا اپنی تمام تر سرگرمیوں اور توجہ کو جماعتی کاموں میں محدود کر دیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد محمد مسلم ...

اعلاناتِ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی وتعلیمی وتربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم وتربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ امیدوار

★ — بچہ میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
★ — سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔
★ — قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
★ — اردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو امیدوار کی تعلیمی دینی اخلاقی اور اقتصادی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ تعالیٰ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ امیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۸۴ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعتِ احمدیہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حفاظ کی ضرورت بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر کچھ وقفہ کے بعد اب پھر مدرسہ احمدیہ قادیان میں ہی مدرسۃ الحفظ جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمتِ دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسۃ الحفظ میں داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ

★ — بچہ ہونہار اور ذہین ہو۔
★ — عمر ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔
★ — قرآن کریم ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔

منتخب شدہ طالب علم کو دیگر مراعات کے علاوہ مبلغ ۱۳۳/- روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

مدرسۃ الحفظ میں پڑھائی انشاء اللہ وسط ستمبر ۱۹۸۴ء تک شروع ہو جائے گی۔ خواہشمند احباب جلد توجہ فرمائیں اور نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں۔ پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے آخر جولائی ۱۹۸۴ء تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل امیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا جس کے لئے امیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسۃ الحفظ میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶ر ۲۷ر اور ۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

وظائف امداد کتب تعلیمی نادار طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بجٹ (متفرق آمد) میں ایک مد "وظائف امداد کتب تعلیمی" قائم ہے۔ جس سے مستحق نادار طلباء کو خرید کتب وغیرہ کے لئے امداد دی جاتی ہے۔ لہٰذا صاحب استطاعت اور مخیّر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس مد میں حسب توفیق واستطاعت رقم بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نوٹ:— ایسی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجواتے ہوئے یہ وضاحت کر دی جائے کہ یہ رقم امانت "امداد کتب تعلیمی" میں جمع کی جائے اور خط کے ذریعہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دی جائے۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ایک ضروری اعلان

جملہ عہدیداران واراکین مجالس ہائے انصار اللہ بھارت آئندہ دو سال کے لئے ناظمین اعلیٰ صوبہ جات و ناظمین اضلاع کے انتخاب کے لئے اپنی اپنی مجالس کی ووٹنگ کروا کر رپورٹ بھجوائیں۔ اس کارروائی کی رپورٹ تاریخ اشاعت سے دو ماہ کے اندر اندر آنی ضروری ہے۔ بصورت دیگر مرکز کی طرف سے نامزدگی لازمی ہو گی۔ ہر عہدہ دار کا انتخاب تین مرتبہ ہو سکتا ہے۔ امید ہے کہ احباب اس طرف جلد توجہ فرما کر ممنون فرما دیں گے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

اعلاناتِ نکاح

(۱):— مورخہ ۵/۴/۸۴ کو مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ نے مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ابن مکرم عطاء الرحمٰن صاحب کیرنگ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عزیز الدین صاحب مرحوم کیرنگ مبلغ ۵۵۰۰/- روپے حق مہر پر کیا۔ مکرم حبیب الرحمٰن صاحب نے مبلغ ۱۰/- روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ

خاکسار۔ محمد ایوب مبلغ سلسلہ جموں۔

(۲):— مورخہ ۵/۴/۸۴ کو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ بنگلور نے خاکسار کی دختر عزیزہ مکرمہ امۃ الرشید طلعت صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم مکرم مبین احمد صاحب ابن مکرم شیخ محی الدین صاحب شموگہ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اور اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر جانبین کی طرف سے مختلف مدات میں مبلغ ۵۷/- چندہ ادا کئے گئے۔ خاکسار۔ ایس ایم جعفر صادق صدر جماعت شموگہ

اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین (ادارہ)

الخیر کلّہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ - کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RES. 273903 } CALCUTTA — 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کے لیے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص۱۰ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۲-۳-۱۸

فلک نما

حیدرآباد-۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

الیس اللہ بکاف عبدہ

MADE OF PURE GOLD & SILVER

AND

ALL TYPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT:-

KASHMIR JEWELLERS,

OPPOSITE MASJID AQSA QADIAN-143516.

"AUTO CENTRE" :تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS,

16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

محبت سب کے لیے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.

D/NO. 2/54 (1)

MAHADEVPET

MADIKERI-571201.

(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

رنگ برنگ - فوم - چمڑے - جنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین - معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ - ائیر بیگ - ہینڈ بیگ - ...

... کے مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS-600004.

PHONE No. 76560

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر:- ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے (الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام) }

پیشکردہ:- کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرز آپ سٹاکسٹ جیولن ڈریسز - مین میدان روڈ - بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

کوڈک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد کشمیر

اپیار ریڈیو - ٹی وی - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY
C.B. CANNANORE - 670001
H. O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 44[illegible]

حیدرآباد میں
فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

نیلیٹ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۷۸۶ - ۱-۱۰ معبد آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"[illegible] پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

ٹیلیگرام:- "A..LIED" — فون نمبر [illegible]

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - ہارن ہوفس - ہارن ٹپس وغیرہ!

پتہ
[illegible] نزد [illegible] کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنے گھروں کو دو کرائیوں سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NITR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!